

# لطفِ الملک

ابن سعید

اوہ جیسی بھی ذائقہ انگوں کی  
تلائیں میں سرگردان تھے۔  
وہ بھی قی کر کپٹیں فیاض، عکار کوہ حوشہ نکالنے میں ناکام رہا تھا۔  
الہڑا پڑھ دوڑا، آن دو فول پر، وہی دی کہ اگر انہوں نے اس  
کا باقہ نہ بیا تو دلوں کو اسکی میں نتیجی کی پیغمبر نہ رکھے گا۔  
صریح ہوئی، اور اس کے تین ساتھی تکل کر سامنے آگئے تھے۔  
صرف سامنے آگئے تھے بلکہ حکومت کے ذمے طاروں کے اپنے  
خندنی کی درخواست بھی کر رکھتے تھے۔

ابوالیہ اشکان اسیں کس خانے میں بوف کیا جائے ہرچند  
کہ ان کے خلاف کافی ایسا شجوت نہیں مل سکا تھا، جس کی بنا پر  
انہیں لفک دشمن فراری یا جاسوسیاں پھر بھی دعا اس لیں میں  
فرقی کی عیشت رکھتے تھے۔ فرقی بھی ایسے جھوٹوں نے تھے جو قلم  
سے تھوڑی محکومت کو باخبر کر دیتے کے جملے تھوڑا اس سے بیٹھے  
کی کوشش کی تھی۔ خاہر ہے کہ قانون اس کی احاجات نہ سکتا تھا۔  
بھر حال مقانی حکام بڑی دشواری میں پڑ گئے تھے۔  
پرانا دیم کو کسی طرح بھی بوئے پر آمادہ نہ کیا جاسکا۔ وہ بھی  
لہق، بن لار انگوں کے علاقوں اور اسی کو نہیں جانتی تھی اور اس  
بھی نہیں جانتی کہ وہ کہاں ہو گا۔

عکار، جس کی ہدایت کے مطابق لطف اور جیسین نے فیاض  
کو نہیں سیاہ تھا کہ قومی اتنا شرینا و نیزی کے ناطقوں مرا  
تھا۔ ہر حال اسپرے دو فول غیرہ میں دھکے کھاتے پھر ہے تھے۔  
ایک پارک میں بیٹھ کر تھکن اتا رکھنے پڑنے جیسے تھے۔  
اب کیوں نہ افلام لوں صاحب کو تلاش کیا جائے؟  
بکار مدت کرو اگر عکار صاحب مناسب بھکھی قوم

اوہ وقت اپنے بیدار میں آرام کر رہے ہوتے؟

لہیں کیا بہتے ہیں، جیسین نے نکتہ اندازیں کیا۔  
الطف کپڑے بول کا نام سے سے مینہ دیں اماکر کر اس کے  
کاروں کو بھیرنے لگا۔

اب کیا بھیر کر کھا کیجیے گا؟

لہیں بھائی ہے زندہ دل لوگ مغربی طرز کا بھکاری بھکر

لہیں دے جاتے ہیں پچھلے بختے ایک خامہ، ہم نے تائیں

کاروں کے تھے؟

لہیں بھر ماریں اس!... کوئی شہم پہنچا رکو تلاش کیجیے

لہیں... کہوں فیاض اسے پہلے ہی کھکھال چکا ہو گا!

لہیں کاریں فرق ہوتا ہے؟

”تم پہنچا چاہتے ہو؟“  
”اُتھے بھی آزمائیں... جان تو چھوٹے کسی طرح... آج کل  
میں کلید دو مرد پر ڈھرنا ہوں... وقت ہی نہیں ملتا“  
”تمہارا دماغ خراب ہو جائے گا“  
”کلا سیکس ہمارا تو قوی سرمایہ ہے یورپی نس!“  
”آپ فراہمی قوم پر بھی تو روشنی ڈالیے“  
”قوم ہر حال قوم ہوتی ہے، چاہے روشنی میں ہو...  
چاہے اندر سیئی میں یا“

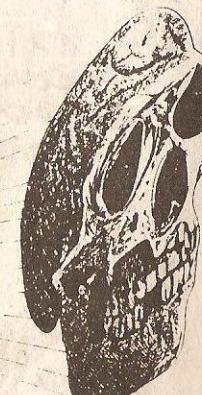
”اچھا بھوکاں بند... بچلو اٹھو!“  
”دو فول پارک سے بکل کر گاڑی میں بیٹھے۔ دفعہ تیس بولا۔  
شاید ہمارا تھا قب کیا جا رہا ہے؟“  
”کیسے علوم ہو؟“  
”کمی سنسن سرک پر بکل چلیے میرے بیان کی تصدیق  
ہو جائے گی؟“

”یاں اسکے بیان کی تصدیق نہ ہو سکی۔ وہ جو صریح  
جلستے تھے دگاڑیاں اپنے پیچھے دیکھتے۔  
”کیا تم بہت زیادہ خالت ہو گیں؟“ لطفِ الملک نے  
پھر دیر بعد پوچھا۔

”میرے اخیاں ہے کہ مجھ سے زیادہ آپ خائف ہیں“  
”کیوں؟“  
”میں عصب نما آئیں میں اُس لڑکی کو مسلسل دیکھ جا رہا  
ہوں جس پر مارے خوف کے آپ توجہ نہیں دے رہے؟“  
”ہوں... کوئی لڑکی ہے کیا؟“  
”آخر آپ کو نہیں کیوں نہیں آتا کہ لڑکیاں آپ کا  
بیچھا کرتی ہیں؟“

”میں یہاں خود کو اس تینیں دھانی کے قابل نہیں سمجھتا“  
”واثقی؟ آپ یہاں آگرہ بہت فر پوک ہو گئے ہیں؟“  
”ایک بات یہ ری سمجھ میں نہیں آتی، جب تھیں  
لڑکیوں کے کوئی دیپھی نہیں تو مجھے کیوں پور کرتے رہتے ہو؟“  
”میں دوسروں کو جست کرستے دیکھ کر خوش ہونے کے لیے  
پیدا ہوا ہوں!“

لطف نے گاڑی دوسرا سرک پر موزتے ہوئے کہا۔  
”چھنکا اب بھی ہمارے تیچے آتی ہے؟“  
”بالکل آرہی ہے یورپی نس؟“  
”غیر منکری ہے؟“



قریب پہنچ کر بولا "سوال اور یہ ہے کہ یہ مل جائیں و پیکر منش  
اور خونی آپ کو بہاں لے جائی گی"۔  
اس بے نسوانہ اوری کو بہاں سے بیکار دو، تو سی نے  
نظر سے کہا۔

"بھاگ لئے یہ ہو دی کہی؟" قلمخانہ میں سے بولا  
غم و غیرہ راستہ میں مانتا ہیں اسے صاف قرآن زمان  
خواہ آپ سنتا ہیں میں عورت آپ کی طرفی ہے"۔  
"مکار میں مست رکھو"۔

"یہ کون ہے؟" لڑکی نے نظر سے پوچھا  
"میرا ساتھی"۔  
"پاکل سمجھ مل جاؤں تو کیسے؟"

"اس کے پاد جو دین سامنہ ہیں جھوڑوں گا سمجھوں والا۔  
میں اپنے گھر میں اس کا داخل پسند ہیں کروں گی"۔  
تو پھر ہمارے گھر چل دیا جس نے نظر کا دربار یا زو

پکڑ کر رکھتے ہوئے کہا۔  
"نہیں، میرے بھی کھر چلانا پڑے گا" لڑکی جھٹکر کر بیٹی  
ش اسی درد کو منع دیتا ہی بخوبی ہوئی دوستی کے معنی تو  
ہمیں ہوتے ہیں اس کے باب کی دلیر ہوئی ہوں"۔

"تم اسے حضور سین دو، جس نے پھنس کر کہا" میں گھن  
اپنے مکتب میں داخل تک روپہتر ہو گی"۔

"آج یہ کس بھروس کر رہا ہے؟" لڑکی کو جھوڑ کر بیٹی  
ہمیں قے مدد کر دیکھا۔ ابھی کا اپ کہیں پستان سما۔  
اس نے تھنڈی سالنی لی اور پڑے ادب سے بولی "لیور  
لائی اس اصف اپ قشریت سے جائیے لیکن گاڑی ہیرے

پہل ویں "میں پی گاڑی میں لے جاؤں گی" لڑکی نے تمہارے  
میں پیڑی گز کر کہا۔

"مزف... مزف..." بھیں نے کہا اور دانت نکال  
کر دوسرا طرف رکھنے لگا۔

بھی ہی بخوا نظر رکی کی گاڑی میں جائیں اور میں  
نے لٹکری کا رسخانی۔

\*  
عمان و اکبر و اوری خاکہ میں دفن جو ایک آپ  
میں تھا اس سے دلکش دلکش ہی پہنچنے والی دشواری  
پیش آئی تھی۔

پرگز پڑی اور بے مرد ہو گئی۔  
اجبی اپنے جھبڑ کے اور اس دستے گھا لیں اس کے ساتھی  
دکھوں۔ وہ سیدھا خدا ہو کر باختیں نوایے ہی سے بولا۔  
"اب میں کیا کروں؟" جس نے تجھے وہی سے خانوں کو منش  
دے کر کہا۔

"تم کوئی بھی بوچھا راست کھو سکتے ہیں میں یہی مدد  
کرو؟" ابھی نے بیڑی کا جھٹکا سے کہا۔ وہ زیادہ نرس نظم  
انے کام ملتا۔

یہ ہرگز نہیں! جس ان کو بولا۔ بے ہوش را کیا جائے  
ٹھیں ہم ایں کی مدعا کریں گے؟" نظر نے آگے پڑھ کر کہا۔  
"میں یہوں یو ٹھیں اسی سب خود ہی احلاط پیٹنے کو سی کو؟"  
میں راہ میں حائل ہوتا ہوا بولا۔

"چلو ہو تو؟" قلمخانہ میں کوئی دھکا دیا۔  
"مجھے پہلے فکر کر دیجئے پھر اس لڑکی کا تھا کیسے؟"  
میں اڑ کیا۔

"واڑا خیز درد پر میرے بھروسے پڑھ کا شاہزادہ...  
پھوڑت بھی خوبیں ہوں، ہو رہے؟" نظر نے جسم سے کہا۔

"تم آج بجاہتے کیا ہو؟" میں سب سی بھیں اسی حال میں چھوڑ کر  
پہل ویں"۔

"کیا مطلب؟" جس کی پہنچے ہی والی تھا کہ لڑکی اس کو کھڑی ہو گئی...  
انہیں خاموشی سے اسہیں خوبی سر ہی پھر تھکانے پڑے۔  
لکھ پڑی تو اسی بھروسے پڑھ کر دیکھی ہوں۔

لیکر رہتا ہے؟" ابھی نے ہونت کھوئے، پھر نجت سے  
پہنچے۔

وہ نظر کو کھینچ لے جا رہی تھی۔  
میں اونا جنی وہیں کھڑے رہے۔ دفعہ بھیں اس کے  
لئے پڑھنا کر پڑھنا۔

"میرا تھا اسی طرف رکھنے لگا۔ بھی بہش آگیا۔  
میں اسے وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ کر اور نظر کے

دہم ہی ہو؟" میں نہیں سمجھا۔ نظر نے تھی انہیں جھپکائیں تین جھن  
منے مارنے پر آسادہ نظر آئے تھے۔  
"تم ہی، تو ہی مرا دکے لئے رواہ نہ ہے تھے؟"  
کپٹن نیاض تھے کوئی بھی کیوں نہ مار دے؟ "لڑکی حل پھار کر جیتیں" میں تم  
کی طرف اتر پڑے۔ یا۔  
آسی ہے جویں مدد... تھیں کاڑی روکوں گاڑی روکوں گاڑی پر نظر رکھو؟  
لڑکی کی کاڑی بھی پا کلکشیں میں داخل ہوئی تھیں۔  
زندگی ایک خوش قتل نہ کی تھی۔  
نظر گلزاری سے امر کر دینے دیں تو کی میں رکھ رہا تھا کہ  
وہ قریب اکر بولی "اسے بھی ساتھے کا ہمارا جھوٹ"۔  
جس نے داشت ہمال کر دوسرا طرف دیکھنے لگا۔ اور  
نظر نے کہا "میرا خوبیاں ہے کہ اس سے قبل ہم ہیں نہیں تھے"۔  
اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ دیر پہنچ جماں پر رک  
یں ایک بڑا ہی خوب صورت نظر پھرے ہوئے تھے۔ اسی  
کے پیسے تو میں تھا رہے پہنچ آئی ہوں"۔  
"شکریہ! میں اتنا چھانہ بھائیا"۔  
"بہت اچھا بھائیتے ہو" لڑکی نے آجھیں بنتے رکے  
سرکی سکلی۔  
"اچھی بات ہے میں اسے ساتھے چل رہا ہوں"۔

"شکریہ! میرا ملوکی ہے"۔  
میں نظر پر میں تھے۔ یہ جس نے  
لڑکی نے ظفر کا گھر سیان پکڑ رہا ہوں"۔

"تم بخوبیں کوئی بھیں، ہو رہے؟" نظر نے جسم سے کہا۔  
"مجھے اور کرنے کی کوشش نہ کر دکھ اس کے لیے ابھی  
ہو تو ابھی نے نظر کو خاتم کیا۔

"بہت اچھا بھائیتے ہو" لڑکی نے آجھیں بنتے رکے  
سرکی سکلی۔  
"اچھی بات ہے میں اسے ساتھے چل رہا ہوں"۔

"شکریہ! میرا ملوکی ہے"۔  
میں نظر پر میں تھے۔ یہ جس نے  
لڑکی نے ظفر کا طرف ہٹتا ہوا بولا۔ میں آپ ہاں  
میں کس طرح سُن سکیں گی؟"۔

"تو پہنچ پہنچ پاک میں چلے یا  
سُورج عروج پوچھا تھا۔ دھند کا پھیل رہا تھا۔  
وہ عقبی پاک میں آئے لڑکی نے ایک پیچ کی طرف اشارہ  
کیا۔ میں ابھی نہیں تھے میں پائے تھے کہ عقب سے آواز آئی۔

"بڑا...!" وہ پونک کر دی۔ ایک قوی ہیکل نوجوان ان کی  
طرف پڑھا اڑتا تھا۔ نسل اور یہ شن معالم ہوتا تھا۔  
قریب پڑھ کر زل کی اور نظر کو محفوظاً شاہنشاہ بولا۔ تو

ہوئے کہا۔

"فرمائیں کی خدمت کر سکتا ہوں؟" داکٹر داور نے آئندہ

سچھوں کے پاس میں بھی تھے کہ بعد میں پختہ ناپڑے۔"

"کیا سطح پر داکٹر داور کا بھج ناخوش گوار تھا۔"

"میں عمران ہوں۔"

"ادو... بد سماش...؟" داکٹر داور نے بیٹھنے ہوئے طویل

سائنسی لی تھیں جیسا کہ میں نے طویل ساش لی۔

"جنوب مشرق" عمران نے طویل ساش لی۔

"ذر صرف داکٹر انگلبریک پیش میں میری تاثریں ہے؟"

"اوہ ہے۔ تو کیا الحکم والے معاملے سے تمہارا بھی تلقی ہے؟"

"یہی ماتھ کا طلبم میں نے ہی توڑا تھا؟"

"بہت اچھے۔ تم نے ہست اچھا لیا کہ یہاں پہلے آئے۔"

محبے ابھی تک اس باختر کے بارے میں تھیں وہ بھی دکھا دیا گا۔"

ڈاکٹر داور عمران کو پھر اپنے آئندے دن میں پہنچا۔

اس سائنسی میں داکٹر داور کے معاشرے میں وہ اپنے دل استاد کے پیش تھے۔

اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا ہے میں تھیں وہ بھی دکھا دیا گا۔"

ڈاکٹر داور عمران کو پھر اپنے آئندے دن میں واپس لائے اور

اس سائنسی کو طلب کیا۔ جس کا داکٹر اپنے دشمن روم میں کر

چکھ تھے۔

اس سے تباہار ہاتھ اکابر و کن ناستوں سے گور رہے ہیں۔

بالآخر عمران شہر پہنچ گیا۔

"ایک سالی تھرست میں بھی ہے" دوسرا طرف سے آواز

آئی۔ "وہ اُسے کہیں سے جا رہی ہے ابھی تھاں میں جیسے تھاں

کا تھا قب کر رہا ہے۔ اس وقت ہر بڑی بڑی پیشہ میں اور میں اور میں اور

لڑکی پس سر جعلی" دلچسپ اور بھی مطلع کرئے رہوں۔ اور اور

بے حد دلچسپ۔ اب اچارت روں۔"

"مینہ دین سماں سماں پیغام خواہی سن کر کھاؤں گی؟"

نافرتے طویل ساش کے بعد صدر نے پھر ایک قائم کیا تھا اور

اور ایک دوسری چیزیں دینے کا فرمان دے دیا۔ اس سے دوفٹ کے قاضی پر

کھڑی تھرک رہی تھی۔

وغیرہ کوئی سندھی سی چیز گھر کی گردان سے آئی۔

لڑکی نے گاڑی ایک غارت کے سامنے روک دی اور

اُس کا انتہا رک گیا۔

ٹھرست سے آواز آئی۔ "مینہ دین سے رک کر اپنے ہاتھ اپر

ٹھرے گا۔"

لڑکی نے گاڑی قریب ہی روکی تھی۔ وہ دونوں اترے

بھروسے جا رہی تھی بتوت والا بڑی پھر تھی سے ملنے آئی۔

اُس کے ہاتھ میں پیارا اور تھاری دہنی کو جھا جس سے

ٹھپٹا پکے عقیقی پارک میں لڑکی کا جھکٹا ہوا تھا۔

"تمہیں شہر و تھر فرنے اُس سے کہا۔

"لیکن آپ اور ہمیں یہ روانی نہیں؟"

"فکر منہ کرو۔"

جیسیں نے اُسے غسلی تندریل سے دیکھا تھا ایک پھر کچھ

ہیں بولا تھا۔

لڑکی کے ساتھ عمارت میں داخل ہوا۔ ذی یہیت

لوگوں کی راستش کا معلوم ہوئی تھی۔

"تمہارا ساتھی یورٹنی نہیں کیوں بہت ہے؟" لڑکی نے تھر

سے پوچھا۔

"اس نے تواب زادہ ہوں۔"

کہاں کے تواب نادے ہو؟"

بیکار نگری ہماری بیاست کا نام ہے کیوں؟"

جانشی ہونیں بیان نہیں کیوں لئی ہوں؟"

"جانشی ہوں۔"

کیا جانتے ہوں؟"

"سچھدار معلوم ہوتے ہو۔"

"فرمائیں کی خدمت کر سکتا ہوں؟" داکٹر داور نے آئندہ

سچھوں کے پاس میں بھی تھے کہ بعد میں پختہ ناپڑے۔"

"کیا سطح پر داکٹر داور کا بھج ناخوش گوار تھا۔"

"میں عمران ہوں۔"

"ادو... بد سماش...؟" داکٹر داور نے بیٹھنے ہوئے طویل

سائنسی لی تھیں جیسا کہ میں نے طویل ساش لی۔

"ذر صرف داکٹر انگلبریک پیش میں میری تاثریں ہے؟"

"اوہ ہے۔ تو کیا الحکم والے معاملے سے تمہارا بھی تلقی ہے؟"

"یہی ماتھ کا طلبم میں نے ہی توڑا تھا؟"

"بہت اچھے۔ تم نے ہست اچھا لیا کہ یہاں پہلے آئے۔"

محبے ابھی تک اس باختر کے بارے میں تھیں وہ بھی دکھا دیا گا۔"

عمران اُسے بتائے کہ اُس کی طرح اُس نے سرگودھ کے

گلوبند پر تھر کیا تھا اور اس نے پہنچا تھا کہ وہ ماہنگیاں ہوتی

نظام کے تحت کا سامد ہوتا ہے۔

"فوہائی و دوسری کوڑی لاتے ہو۔ اس کا شععرے سے قاب

ہوں" داکٹر داور مکمل پھر قرداہی بینہ ہو کر بوجے "چھوڑے

اپریشن رہ دیں۔ میں تمہیں ایسا پہنچ دکھا دیں گا جس میں

سو سیل کے اندر کی کوئی لاسکی تھر کی خواہ کی دیو پر ہوتی ہو

فروڑ دیکھتے ہو جاتی ہے۔"

وہ عمران کو اپریشن رہ دیں لائے اور ایک جانب بڑھتے

ہوتے ہوئے شہریں جتنی فرخی نہیں پڑھ لاسکی تھر کیاتے ہوئی ہیں،

اسی اپریشن کی وجہ سے علمیں سائنسیں کا حلقہ میں یہیں اور کھر کچھ دفن

سے یک ایسی فرخی نہیں پڑھ لاسکی تھر کیاتے نظر کیاتی رہی ہیں، یہو

کام نہ کم... اس شہر میں تو کمی استعمال میں کی جاتی،

داکٹر داور نے ایک سوچ آکی کیا اور تھہر کے متعدد

ڈاول روشن ہو گئے۔

"یہ صہیم و دوسری کیا ہے۔ شارٹ ون سیکشن... یہ

شارٹ قو۔ یہ شارٹ تھری... اور یہ ماہنگ و دوسری کیا ہے

... دراصل وہ ایکٹوٹی ماہنگ و دوسری پر نظر آئی تھی۔ اب دیکھو

یہ تمہیں بتاتا ہوں، فرخ کرو میلاد ویلہ پر اس وقت ہے،

ریڈیو ایسٹیشن کر شکر میلاد ہے۔ یہاں سے ریڈیو

اسٹیشن کا اتنا ناصل ہو گا؛"

"بادہ تیرہ میں یہ عمران نے بجاوے دیا۔

"سمست... ہے۔"

"پھر تا دی کیں؟"

"انتظار میں خادم جو بجا تے اور ہم اسی طرف پھر نہیں؟"

"لیا یہ ضروری ہے؟"

"ہاں ہمیں سڑک کی طرف جانے کا حکم نہیں ملا؟"

"ایسا تو پھر ہم ٹھوٹ پر رکھ کر؟"

"پھر ہمیں ہو؟"

عمران نے سکر خصیف سی جبکش دی اور واپسی کے لیے  
چکنے لگا۔ سڑک کی طرف اسے پہنچ ہی کوئی نظر نہیں آیا تھا۔  
اب وہ ہوئی رہا تھا کہ اسی طرف سے عمران میں داخل  
ہوتے گئی کوئی راہ نہ کہا ہے تھا۔

صدر دروازہ میں تھا۔ تو کہاں بھی اسی میں تھیں اسکے  
شیشیں تو کہ کام چلایا جا سکتا ہوئے ان میں لوٹے ہی جائیں  
لگی ہوئی تھیں۔

دفعہ اُنھیں صدر دروازے کے پہنچ کسی کی اولاد میں  
دی شایدی قابل میں گھامی تھی۔

عمران ایک طرف دلوار سے لگ کر گھبرا ہو گیا۔ دروازہ  
کھوڑا۔ سہلا کو اور کوئی باہر جا چکے گئے۔

اتسائی کافی تھا۔ عمران دروازے پر پیل پڑا۔ اور پھر  
وہ دروازہ بند کر کیا جا شکا۔

دروازے کی دوسری جانب والا آدمی راہبری میں  
ذور جا گرا تھا۔

عمران نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا۔ اور پھر  
اپنے ٹھکانے کی طرف توجہ ہو تو اسے خود پر جعل کے لیے سیار  
پایا۔ یعنی فضل الملک تھا۔

"بس... بس... عمران ہم تھا کہ بولا" مزید تیر کرنے  
کی ضرورت نہیں ہے۔

"شدیا؟" لفڑی مرد گیا۔ عیسیٰ آپ میں؟"

"آپ کیا فرمائیں ہیں بہان؟" تھر جلدی جدی اسے اپنی کہانی سنا کر بولا۔ "میں  
نے لڑکی کو ایک کمرے میں بند کر دیا ہے۔"

"اور چھوڑتے وہ لوگ استھانا کسے پور ہوئے جا  
رہے ہیں۔ چوچی لاش دکھاوی؟"

لفڑی سے لاش و لکھا۔ نظریں سے اسے دیکھتا تھا۔  
نظریں سے اسے دیکھتا تھا۔

"اکیم یعنی لا طرف بولا۔" مجھے سے آپ کا پتنا پوچھا جائیں

"میں اب اس کمرے میں نہیں رکنا چاہتی"

\* عوران نے سڑک کی دوسری جانب لگائی پڑک کی... اور

عورت کی طرف پہنچنے کا کوئی جھکڑی رونٹ نہیں تھی۔

دھمکی سے اسی پر اشارہ موصول ہوا۔

پھر خضر، ہی اواز تھی۔ وہ کہ رہا تھا یہ دلوگ

جیس کوئے ہوش کر کے کہیں ہے جا رہے ہیں۔ میں اس وقت

لگکے اسٹریٹ پر بُرھل۔"

"بہال ٹھاکر تباہی پڑی ہے... اور" عمران

نہ کہ۔

"وہ لفڑ کو اندھے گئی ہے... اور"

"خیر... میں ویکھوں گا۔ تم تھا قبض جاری رکھو۔ اور"

وہ سون رہا تھا۔ اب عورت کی پیشت پر چلنا

چاہیے گا۔ اسی اسٹاٹ کر کے اگے بڑھا اور عورت

کے سوچے قاتے پر چھک کر بچنے لگا۔

کاری ہے اُنکے پیلے اس عورت کی پیشت پر بُرھل۔

ادھر تاریکی تھی میں وہ عورت کے عقیداً دروازے کے قریب

پھر لوگوں کی آواری سے رکھا۔

دلوار سے لگ کر آہستہ آہستہ۔ دروازے کی طرف

پر مصادر۔

"بہت دیر ہو گئی" ایک اواز کی۔

"بُرھل پڑو تو میں یعنی" دوسری آواز۔

دروازہ پیچے ڈیسیری آواز۔

عمران ان سے نیا ہدہ دو۔ میں تھا اس نے دروازہ

لہی اور اونچی سی۔

لیکن اونچی کوئی پڑھے۔ کسی نے کہا۔

تو پیراں کی کرنا چاہیے؟"

"میرے خال میں دروازہ ھونے میں کوئی کوشش کرو۔"

عمران نے لامپر کے سُن دالا۔ جو اُن کر دیا گئی

سلائے میں اس کی آواز ان لوگوں کی ضرور پیچی اور وہ

پور کر جو بات۔

اب وہ کچھ اس قسم کی آوازیں رہا تھا جیسے دھ

دھا۔ تو دینے کے لیے زور لگا رہے ہوں۔

بہت مصروف ہے۔ کوئی بولا۔

بہت مصروف ہے۔ کوئی بولا۔

"یعنی کی ناہدہ؟ اگر سفلی سے تھی تو کرو گے تو پس ہم  
لے گی۔"

"کیا مطلب؟"

پھر سبھی تھیں دباؤ والی رہی سے کھلانے کو قلش کر دے۔

ورزشیں بھی اکثر ان کم واسی کی کھانے کی وجہ سے فرش

چھوٹے ہیں۔" اسی کی وجہ سے بھر اسی کی وجہ سے فرش

کو پھر تھے قتل کر دے تک اگر فرسی سے بھی سکوں۔

"بھارا بھی بجا رہا ہے۔" لڑکی بدل پڑی۔

"ایسی خوب سے مینہ دیزیں سن رہی تھیں اور اسی پھر اسی

ٹھف دار بن گئیں۔"

"تم اس کے ٹھوٹ پشت پر باندھ دو؟" اجتنی تھے لڑکی

ووکرے سے جل گئی اور اسی نے قفر سے پوچھا۔ "کیا

تھا اتفاق بھی سے نہیں ہے؟"

"ہرگز نہیں، قصور صرف اتنا ہے کہ کھلانے سے میسی

جان بچا جائے۔"

"لیکن شاید اسی سے بھی اپنی افسوں پر ناچھڑا رکتا

ہے اور کچھ بھروسے کو یہاں میں کرتا ہے؟"

"اوتم اس کے اس بڑش میں لختے دار ہو۔"

"یہ غلط ہے۔"

"پھر تم اس معاہدے میں یوں اورت ہے؟"

"فیصلے پر مرا دیکھ لاش تھی۔ اب کیا ہو گا؟"

"کیا انہاں کی تھکڑی میں یہاں ہوتا، تو یہاں ہوتا ہے؟"

"خدا کے پیشے پیشے کوئی لاش کی طرف دیکھ کر بولی۔ وہ

اپنے کی دوسرے جاری تھی۔"

"کیا ٹھاکر کی پیشت پر کوئی راست نہیں ہے؟"

"چھ لوگ ادھر بھی موجود ہو گئے تھے جو اس کے قریب

کر رہا۔"

پھر اس نے جیب سے سانیسٹر نکال کر ریو اور کی تال

"اجتنی بات ہے تو سارے دروازے اور کھڑکیں

ملازم تھے اور انہیں عمران نامی کسی آدمی کی تلاش تھی۔  
”کیا یہیں رہتا تھا؟“  
”بھی ہیں... ان کی کوئی خالیگیر و دبپرستہ اور بیگل لان  
کہلاتی ہے۔“

”تو یہ سے اس کا کیا رشتہ ہے؟“

”ہمہنیں جانتے؟“

وہ جیسیں کوایک طرف ہے جا کر بولا۔ اب تم چلتے چڑھتے  
نظر آدمیں نے اس مال غیرت کے لیے کچھ فیاض کو فون  
کر دیا ہے۔  
”یہ تو اپنے ہمیں کیا آپ نے جانب عالیٰ جیسیں نے پر  
تشویش پہنچیں کہا۔

”کیوں؟“  
”اب ہم پر ان کا دباؤ بڑھ جائے گا۔ دراصل یہ دفول  
آپ ہی کو تلاش کرنے پڑھ رہے تھے۔ کتنا صاحب نے  
فریبا تھا کہ اگر ہم اپ کو نہ ٹھوٹنگا تو ہم جیسیں کوکی  
میں کمی کریں جائیں گے۔“  
”نکتی ہو جاتا ہے۔ عمران نے پروانی سے کہا۔

”یعنی کہ ہم دفول جیل چلے جائیں گے۔“  
”لیکن فرق پڑتا ہے۔ اب دفع ہو جاؤ یہیں نہیں چاہتا۔  
نیا نہ تھا سے انکل جانے کے پہلے یہاں پہنچے۔“

”او۔ کے سر۔“ جیسیں پیشان کو مانع کار در مال سے نکل  
بھا کاستا۔

گاڑی و توبوچی، پھر بھا کا ہے تو فرما کر دیکھنے کی بھی...  
زحمت گوارا نہیں کی ایک اب وہ گھنیں جانا چاہتا تھا جیلی  
میں عمران سے فرکے بارے میں بھی کچھ نہیں پوچھ سکا تھا۔ اس  
میں تعلق اس شویش تھی۔

پھر کلکا ایک جگہ ایک حمام کی دکان کے سامنے روکی  
اور داڑھی و مچھوں کی صفائی کا مشغولہ بن کر دکان میں داخل  
ہو گیا۔

۲۶  
کچھ نیا نہیں تھا ایسی روشن بُوا تھا یوں کہ عمران نے فون  
پر اس سے صرف اتنا کہا تھا کہ وہ فلساں مقام پر موجود ہے اور  
اس سے ملندا جا ستا ہے۔ فیض نے بتانی بُونی جسچہ پر تیک کیا تھی  
سکی۔ مکان کا دروازہ کھل گوا ملا تھا۔ اندر دخل ہوا کہ  
روشن تھے لیکن کہیں بھی کوئی دکھانی نہ دیا۔ مروں سے نکل کر

جیسیں نے بھی اسے دیکھا ہے تو وہ تباہ جس نے لوسر  
کے سلسلے میں ان سے بھگلا کیا تھا میں اب زندہ نہیں معلوم  
ہوتا تھا۔

لاش تھیلے سے نکالی گئی۔  
”تھیلہ لانے والے بھی بد خواس نظر آنے لگے تھے۔  
یہ لو۔۔۔ بس ہے؟ ان میں سے ایک کی زبان سے  
مشکل نکلا۔

اچانک کوئی دیوار پر سچھ میں کوڈا اور وہ سب  
اچھل پڑے بکوئے والے کے باقی تھیں اشاریہ چار پارچے  
کاریوالو سخا۔

وہ اینہیں کو کرتا ہو بولا۔ اسے کھول دو۔ اور لبھی  
لوگ اپنے ہاتھ اٹھاتے میں۔“

جیسیں آنکھیں بھا پھاڑ کر اس خدھنی قوجدار کو  
دیکھ رہا تھا لیکن یاد نہ اسکا کہ پہلے بھی کہیں دیکھا ہو۔  
”یہ بھی کلاسیکل ہی بُونی ہے۔“ وہ اس وقت بڑی بڑی  
جب ایک ادمی اسے ستوں سے کھول رہا تھا۔

جیسیں کے آزاد ہوتے ہی لوادر اسے اس سے کھرا۔  
اپ تماہی رستی کے پھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرو۔۔۔ اور ان  
سمبے کے ہاتھ پیش پر باندھ دو!“

اس کام میں پندرہ میں منٹ صرف بُونے تھے۔  
اس کے بعد جیسیں نے فوادر سے پوچھا۔“ مجھے کس طرح  
یہ چل دو گے؟“

”گردھے کی پشت سے باندھ کر؟“ جواب ملا۔ اس  
بادی تھیں نے عمران کی اواز بچا دی۔

”واعقی کلاسیکل ہے۔“ وہ دانت نکال کر بولا۔  
”پاہر تھاہی گاڑی وجود ہے۔“ رفچھر ہو چاڑی۔

”کھوکھیں لیکھوئے بُونے میں آپ۔۔۔ سمجھان اللہ یا۔“  
”میکوچ کے پیچے بُکشو۔۔۔“ جیسیں... کیس جب  
یا۔۔۔“

”کیا بات ہوئی جناب عالیٰ؟“

”ایک منٹ سبھو۔۔۔ میں ابھی آیا۔“  
”وہ جلا گی بخوبی دیر بعد واپس آیا۔“ اور قیدیوں  
ڈالا۔ الشکم کے بارے میں پوچھنے لگا۔  
”ہم کسی داکٹر انٹنگ کو نہیں جانتے؟“ ایک آدمی نے کہا  
اور لاش کی طرف اشارہ کر کے کہا۔“ ہم تو نقاب صاحب کے

کسی عارت کے اندر وہی بکارے کا سوچنے تھا۔ میں کام کے  
آئے چہار دیواری تھی اور وہاں ایک زیادہ قوت کا بدپ  
روشن تھا۔

”یامظہر العیان میں تو۔۔۔ وہاں تھا۔ گاڑی؟“ دبھر  
بڑی تباہی کہیں کی خواص میں ٹھرم ہو شرما تو نہیں دیکھ رہا۔  
لیکن جلد ہی یہ ٹھرم بھی توٹ گیا۔ دو ادمی جانب  
والے دروازے سے ہر آمد میں داخل ہوئے۔

”عمران ہے؟“ ایک نے اسے مخاطب کیا۔  
”میں اپنے ہی بارے میں بھگہنیں معلوم ہے عمران کے تعلق  
کیا تھا کوئی؟“

”بُدیل توڑی جائیں گی؟“  
”کس کی؟“

”تمہاری...؟“  
”شیر۔۔۔ میں کچھ تھا اگر ان کی۔۔۔ مجھے بُونی ہندھا رہنے  
دوں لیکن سیرے ہاتھ تھا اور اس کے ان میں کوئی کتاب سمجھا رہا، پھر  
میں تم سے بُونیں بچھوٹے پائے۔“ شیر تھیا لاؤ۔ میں  
دوسرے نے اسے بُونی کر کر اس کے نڈ پر اٹھا تھا۔

”میں نہیں بُونی؟“ جیسیں نے بڑے سکون سے اعتراض  
کر کے ہوئے کہا۔

”شٹ آپ؟“  
”یا لارٹر بُونی ہات کر بُونیا اڑو میں... سخت جاہل  
علوم ہوتے ہو؟“

ایک بُونی پھر پا اور ساختہ ہی کہا گی۔“ عقریب  
تمہارا ساتھی ہے پنجھا والا ہے۔“

”یہ بُونی بُونی بات ہے۔“ جیسیں کے پیچے میں سکون پر تور  
قام رہا۔

”کیا نیا ہے؟“ وہ عمران کے شکلے سے واقع ہو گا؟  
”ہمیں...“ لافر جو نکل پڑا۔

”وہ قمت نے زیادہ بڑا لدھا ہے۔۔۔ اپنامانا۔۔۔“ وہ  
صدر دروازے کی طرف پڑھتا جا گیا۔

جیسیں کوہوں آیا تو اس نے خود کو ایک ستوں سے بندھا  
ہوا کھڑا پا اور اس طرح پلیں جیکھائیں جیسے خواب  
دیکھ رہا ہو۔

”کیا کوئی کلاسیکل حرکت ہو گئی ہے؟“ وہ آہستہ سے  
بڑپڑا کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔

بیرونی مرا کسے میں پہنچا۔

چھاؤنی فرش پر بڑے نظر آئے لیکن ان میں ایک لاٹ  
بھی تو چھی کی سیغیر فام عین علکی کی لاٹ پیچ ادمی دیتی تھے،  
ہن کے ہاتھ پیش بردتے ہوئے تھے۔  
اس کوں نے قتل کیا ہے؟ پچھہ دیر بعد اس نے موال  
کیا تھا۔

”ہم نہیں چانتے“ جواب۔ ملا۔  
”یہ کوئی نہ ہے؟“

فاخت کی سوچ میں پڑا یا پھر انہیں وہیں چھوڑ کر اس  
کمرے میں آیا۔ جہاں قون رکھا تھا۔  
اُس علاقے کے مقام کے غربہ اُن کیے اور اپنے بارج  
کو جیت کے سامنے طلب پیچنے کیا۔

وہی پس اس نے قبول سے پوچھ گھر شروع کی۔

”بہم قلب حادب کے ملائم تھے“ ہایا نے جواب  
دیا۔ انہیں عمارت نامی سی شخص کی تلاش تھی میں اس کے بے  
وہ تلفروں نے نامی دو آدمیوں کے پیچے لے چکے تھے۔ تلفر کو  
وہ خودے کی تھے اور دیسیں کو تم پہاڑ اسالا تھے۔“

”تلفر تو وہ کہاں ہے گیا تھا؟“

”عالمی روڈ پر ریگل لاج ہے۔“ فلپ صاحب کی  
کوشی۔ ہمارے سین آدمی ریگل لاج کی پیشست پر اس تھیں کے  
مشترکتے۔ اس میں تلفر کو محالت میں ہوئی لانا تھا۔ تھیں  
کیا تو اس میں تلفر کی محنت بہاس کی لاش بھلی۔“

”میں ہمال ہیا؟“  
”بلوار سے ایک سورناک شکل والا آدمی کو دیا تھا۔ اس نے  
جیسی کوکھل کر جگایا اندھم لوگوں کو باندھ کر خال دیا۔“

”جی ہاں۔“ بڑی گزافی شکل تھی۔  
”فیاض دانت میں کر ریگل لاج کو فوری طور پر پھرے۔  
ہی کی آواز سُننے تھے۔“

”کیا قابِ داکٹر انگل کا ساتھی تھا؟“ فیاض نے پکھ دیر  
بعد پوچھا۔

”ہمیں معلوم صاحب۔“ جونک شکل والے نے  
بھی اس کی داکٹر انگل کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس  
نام کے کی ادمی لوگوں کی نسبت میں تھی۔“

استھے میں باہر سے پولس کا رک سائنس کی آواز آئی اور  
فیاض اہمیں وہیں چھوڑ کر صدر دروازے کی طرف آیا۔

غلاظے کا اسٹینشن اپنے گارن گولی سے اگر تھا فیاض  
انہیں بڑا رات دینے کے لیے باہر نکلا ہی تھا کہ مکان کے

لیفٹ چھپت کر پولس کا رک سائنس کی آواز سنی  
جو انہیں رانیوں کا رکھوں سے اتنا کہ پورٹش میں۔

انچار نے جیسی بولٹ سے پولوں کا نکال بیٹھا۔  
انہوں نے تھے وہ واقعے سے گھر سے دھیں

کا باطل ہاں لکھتے دیکھا۔

اچانک فیاض نے کان کے عقبی دروازے کی طرف  
دوڑ گئی۔ یہاں اس کے والی پیٹ سے فلپ ہی دروازے کے  
کے قریب کھڑی ہوئی جیپ فراستے بھری آگے پڑھتی جلی  
گئی تھی۔

”مکھیا... وہ تو گولی مار دوں گا یہ فیاض حل پھارڈ  
وہاڑا میکن وہ ابی کھلتے کا یوں اور صریحی دھواں ہی  
ذھوال تھا۔

جیپ بیس کی عقبی سڑخ روشنیاں بھی ہوئی تھیں۔“

انھیں میں غائب ہو چکی تھی۔  
تھوڑی در بعد جب دھومنی کے باطل چھٹے گئے  
تو وہ لوگ مکان کے اندر بیٹھے۔ پاچوں قیدی بے بوش  
پڑتے تھے میکن لاش غائب تھی۔

فیاض نے دل بی دل میں عمارت کو ایک گندی ہی گالی  
دی اور سوچنے کا۔ اگر مرتع دعت فون پر ڈھنڈ کی پیات  
کی ہوتی تو وہ مہنگا آنما۔ اسی دیر گوئی کی لاش کو کوئی  
اور اٹھاے جاتا۔

”جس سے وہیں اپنے ایک سا جھٹ پی پہنچنے  
کو قون پر پہنچتے ہی کر ریگل لاج کو فوری طور پر پھرے۔  
میں کے اس کا استھار کیا جاتے۔“

ان پاچوں قیوں کو غلاتے کے اسٹینشن اپنے بارج کے  
حوالے کر کر ہوئے کہا۔ انہیں خواستہ میں رکھا جائے۔

ان کے کیشمکی پیچھے پڑتے کی جائے۔“

”بہت بہتر جتا ہے۔“  
وہاں سے سیدھا ریگل لاج پہنچا۔ اس کی ہدایت  
کے مطابق غارت پولیس کی نسبت میں تھی۔“

بول پڑی تھی۔  
 ”انہیں سے تین ٹھیک پہچان لیا۔۔۔ کمال ہے؟“  
 ”یہاں قلب کا بھی ایک بہت ہے۔ اکثر اور ہر آن ہوں۔“  
 ”ہم کہاں ہیں؟“ لوئی نے پوچھا۔  
 ”کیا تم منہدی پہلوں کا خور نہیں سن رہیں؟“  
 ”اوہ... میکن کیوں؟“  
 ”ٹھیر کے پہاڑوں سے دور جم زیادہ خوش رہ ملکیں گے۔“  
 ”سچ بتاؤ۔ تم کوئی ہوا اور کیا چاہتے ہو؟“  
 ”یہاں عمران نہیں اور آج تک خود میری سمجھیں مجھیں نہیں  
 بہت کا فصل کھوا۔“  
 ”کچھ دیر بعد یہ ویسین یہ پس کی مدھم روشنی میں وہ  
 دو توں ایک دوسرا کو خورے جا رہے تھے۔  
 ”دفعہ لوئی منکراتی اور ابھی کے جھرے پر بھائی ہوئی  
 حاقد کچھ اور زیادہ گھری ہو گئی۔  
 ”سچ بتاؤ۔ کیوں لاستے ہو یہاں؟“ لوئی نے سوال کیا۔  
 ”کیا تم سمجھنے ہو؟“ اجنبی پوچھ بیٹھا۔  
 ”میرا نام لوئی ہے۔ نام ہی سے کہیں معلوم ہوئی ہوں۔“  
 ”لیکن افسوں کا مقام ہے کہ سچھوئیوں کا آزاد کار بنی  
 ہوئی ہو؟“  
 ”کیا مطلب؟“  
 ”قلپ کون تھا؟“  
 ”وہ بھی کہ سچھن تھا؟“  
 ”ہر گز فوجیں، یہ دوستی تھا؟“  
 ”تم کیا جاؤ؟“  
 ”اچھا بھی بتاؤ کہ عمران لوئیوں نماش کرتی پھر ہر یہ تھیلا  
 ”وہ بیک میڈ ہے۔ قلب کے بھر دوسروں کو بیکیں  
 کرنا چاہتا تھا۔“  
 ”اور قلب کے دوست بڑے خطرناک ہیں۔ تم نے کچھ  
 اسی اندازیں ان کا ذکر کیا تھا؟“  
 ”ہاں، یہ دوست ہے۔“  
 ”تم انہیں جاتی ہو گی؟“  
 ”صرف ایک کو؟“  
 ”ادھ۔ خیر۔۔۔ یہ تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ قلب کی  
 دوستی میں نہ کھٹکی کی مرتب کہ ہوئی ہی ہو؟“  
 ”نہیں۔۔۔“ لوئی پونک پڑی۔  
 ”یقین کرو۔ بات ہی ہے۔“  
 ”آخر تم ہو کوئی؟“ لوئی

اور پھر دوبارہ استارٹ ہو کر آگے بڑھ گئی۔  
 ”وہ ہمیں تاریخیں کھڑے تھے۔“  
 ”ہم کہاں ہیں؟“ لوئی نے پوچھا۔  
 ”کیا تم منہدی پہلوں کا خور نہیں سن رہیں؟“  
 ”اوہ... میکن کیوں؟“  
 ”ٹھیر کے پہاڑوں سے دور جم زیادہ خوش رہ ملکیں گے۔“  
 ”سچ بتاؤ۔ تم کوئی ہوا اور کیا چاہتے ہو؟“  
 ”یہاں عمران نہیں اور آج تک خود میری سمجھیں مجھیں نہیں  
 بہت کا فصل کھوا۔“  
 ”فقول باتیں مت کرو۔۔۔ تم عمران نہیں ہو سکتے؟“  
 ”مار گولی۔ لیا رکھا ہے۔ ان باقوں میں مقصود قوت ہے  
 کہ تم پویں کے سچھ شہزادے پاٹا اور بیک میڈ کی ایک  
 سیتم سے بیٹی عمارا چھکارا۔۔۔ وہ جانتے یا  
 ”کیا عمران کی سنتکم کا سر مراد ہے؟“  
 ”بلیک میڈ زکری بہت بڑی سنتکم کا سر بردا۔۔۔ اور  
 ناقرملک اس کا آٹا کار ہے۔“  
 ”وقم عمران نہیں، ہو؟“  
 ”عمران نے ہنس کر کہا۔۔۔ میں تو مذاق کر رہا تھا یا  
 ”بچھم کون ہو؟“  
 ”۔۔۔“  
 ”یہ کہا نام ہے؟“  
 ”ایک بے مخفی نام ہے لیکن ہے تردار۔۔۔ جیسے بہادر  
 ”اگر ہو؟“  
 ”تو کیا اس ہمیں کھڑے رہیں گے؟“  
 ”تمہیں چھوڑو؟“ وہ اس کا تاثر پکڑ کر آگے بڑھا جا بلہ۔  
 ”لوئی لوئیوں ہو رہا تھا، جیسے وہ نشیب سے اور پہاڑ  
 ”اوہ۔۔۔“  
 ”اہی کیوں میں ساش چھوں گیا اور وہ ملپتی ہوئی  
 کہا۔۔۔ بات چیت کے سطح مندر سے کوئی مخصوص بندی  
 اس۔۔۔ پس میلے کے ادھر ہمیں پناہ مل جائے گی۔۔۔ ابھی  
 ”اوہ۔۔۔“ کر دیکھا۔۔۔  
 ”لوئی اور دوسری طرف نشیب میں کہیں کہیں مدھم  
 یہاں نظر آئیں۔۔۔“  
 ”آخر ہم فائدہ نیچ کے اس پاس میں“ لوئی

”نووار دے کہا۔۔۔ میرا اس تھک پکڑا۔۔۔ میں لاست آف کر سے  
 جاری ہوں۔۔۔ باہر بھی اندھی رہے۔“  
 اس کا ماں تھک پکڑا سے تاریخیں دیتے ہوں چنان پڑا،  
 پھر وہ کھٹے آسمان کے بیچے رکھ گئے۔  
 یہاں وہ ایک پتہ گاڑی میں سیٹے گاڑی کوئی اور رُنگ  
 کر رہا تھا۔ گاڑی کا یہ حصہ اس کوئی نیشد معلوم ہوتا تھا اور  
 پوری طرح روشن تھا۔  
 ”وہ سیرت سے نووار دکو دیکھے جا رہی تھی۔“  
 ”یہاں کا ماں کون ہے؟“  
 ”لووار دے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔ کھاتنے کی ٹڑاں وہیں چھوڑ  
 کر باہر جلا گیا۔۔۔ تھفرنے اسے ہدایت کردی تھی کہ کرسے ہی تک  
 محدود رہے۔۔۔ دروازہ کھول کر دوسری جاتی دیجھے کی بھی  
 اجازت نہیں دی تھی۔  
 ”آس نے انھر کھولوا سا کھانا کھایا اور پھر آرام کر سی پر  
 جالیتی۔۔۔ اس کی بھیں نہیں۔۔۔ آس ناچھا کر کس کم کے نوگوں میں آس  
 پھنسی ہے۔  
 ”پھر دیر بعد وہ نین کے غلبے کا مقابلہ نہ کر سکی پتا نہیں  
 کہ بلکہ سوچ رہی پھر جھوٹے جانے پر جائی۔  
 ”وہ سچھ تھی تھفرنے کی بھائیں اس کی بھلنے کوئی اور تھا۔  
 اس نے بکھلانے ہوئے بیجے میں لوئی سے کہا۔۔۔ ”چپ چاپ  
 یہاں سے بیک چلو۔“  
 ”کہاں؟۔۔۔ تم کون ہو؟“  
 ”کوئی دوست ہی یہاں اس قسم کا خطرہ مولے سکتا ہے۔“  
 ”ٹھفرنے کہاں ہے؟“  
 ”اسے چھم میں جھوکو۔۔۔ وہ دوست نہیں ہو سکتا۔“  
 ”تم میرے بیے بالکل اجنبی ہو۔“  
 ”اجنبی بات ہے تو پھر لوئیں ہی تھا۔۔۔ میزان پر سی  
 کر سکی۔۔۔ تھفرنے کیا جا چکا ہے۔۔۔ قلب کی لاٹھی پویں کے  
 ہاتھ نگ گئی ہے۔“  
 ”تمہیں کس نے بھیجا؟“  
 ”کیا اب بھی یہ بتائے کی ضرورت باقی رہتی ہے۔“ نووار  
 نے بے حد تھی بیجے میں کہا۔  
 ”لوئی نے اسے غور سے دیکھا۔۔۔ صورت سے اقل دریے  
 کا احمد معلوم ہوتا تھا۔  
 ”اچھا۔۔۔ چلو!“ وہ اٹھتی ہوئی بولی۔



نادامت طور پر تیری بھی ہوئیے مارچ کا پہلا شکار چڑھن  
عیسائیوں کی محکم آزادی بیت المقدس کا سرگرم کارکن  
تھا دوسرا شکار سرگوہ کو عمران نے اپنی حکمت عملی  
سے پچالی مختصر

"اوہ... تو اسی پیغمبر لوگ عمران کی تلاش میں ہیں؟"

"ہم بھی وجہے"

"تو کیا عمران بھی اسی تحریک سے تعلق رکھتا ہے؟"

"تھیں یعنی بیت المقدس پر ہاؤ دیلوں کا استھان اسے  
بھی گوارا نہیں ہے"

"تب تو اسے نیک پدمعاش کہنا چاہیے" تو سی نہیں  
کر پوچھی

"چشم پویں سے اتنے خالق نہیں میں جتنے عمران سے  
ہیں" دھمکتے ہے

"اچھا تو نہیوں... ہم اس کی تلاش چاری رکھیں یہاں  
کے رستوں اوقیانی کسی باریں وہ بڑھنے والے کھانی دے  
کا تو سی نہیں تھا۔"

"فیضتے اس کے پیشے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا  
تھا" دھمکتے ہے پوچھا

"کچھ تباہ تو مخالفین مجھے یاد نہیں اکر لے  
وہ اندر کر ٹھیٹے اپنے ایک قریبی باریں داخل ہوئے۔  
یہ یہودی پوچھا۔ بھی بچپنا ہو یہو" تو سی  
نے کہا۔

"یہ کو کولاکے علاقہ اور کچھ نہیں بتتا" کیا  
کیا واقعی اتنے ہی پارسا ہو" تو سی اس کی سکون  
میں دھمکتے ہوئی منکرانی۔

"اس سیفیں سے تمہیں کسی مخالف گاہیں کا رو دھپی،  
پن کر جوان ہوا یوں"

کافوئز پر کر کر انہوں نے یہو نہیں اور کو کولاکی  
فرماش کی۔

"کیا سڑمارک ایڈس آج نہیں آئے؟" تو سی نے بلند  
سے پوچھا۔

یہ ایک زرد چہرے والایو رشتہن مخا اس نے تو سی  
کو گھوڑ کر دیکھا اور سرو نفی میں جہنم دیتا ہوا اس پاکس  
کی طرف متوجہ ہو گیا۔

پھر کافوئز پر یوں رکھتا ہوا آپستہ سے بولا۔ قسم لوگ

والدین کو بھی پہچانتے ہیں پس وہیں ہو گا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ  
اس نے طویل ہی کام تھا جب بھی آئینے کی طرف نظر جاتی  
وہ خود چنک پڑتی۔

ڈھمپتے ہی اپنی اپنی نہیں تھا اور تاریکی اور  
تاریکی شہوں کی عیناں نکلنے کا تھا۔

آجھے بچہ انہوں نے راست کا کھانا کھایا اور جیپل ندی  
کے پیسے نکل گھوٹے ہوئے۔

"تمہارے والدین کو تمہاری غیر حاضری پر آشوب  
ہو گئی" دھمکتے ہو لالا۔

"یہیں ہیں تباہتی ہوں میرے والدین سردار کوڑا  
میں ہیں"

"یہ پڑھی اپنی بات سے  
میری بھیں نہیں آتا کہ ہم مارک کے کھانا کھائیں

کرتے پڑھنے گے" تو سی نے کہا۔

"مقصد تو تمہیں پولیس سے مجاہد کھانا سے مارک  
جائے جنمیں۔ ولیسے لمحے مانند وہ بھی نہیں تھا اگر کوئی کھا  
جسے کا"

ہوئیں ختمی تھی لیکن ناخوش گوارنیں تھیں۔ سرہر  
تاروں بھر آمام صدیوں پر ان کہانیاں دھمکا رہا تھا۔

وہ چلتے چلتے ایک جگہ پڑھ گئے۔

"میں تھوڑے بھی نہیں کر سکتی تھی کہ کبھی ایسے حالات  
کے تراہ ہو گا تو کوئی تھمی تھمی اسی آذانیں بھی۔

"کیا تمہیں ان حالات میں دھمپی کی کوئی چیز نہیں ملی؟"  
تمیر کریوں بھوپول جاتے ہو کر مرے ناٹھوں ایک  
لوگ یوں ہوا ہے؟"

"تمہیں بھی بھوپول جان چاہیتے؟"  
میرے یہ نامکن ہے"

"ترن نادامت طور پر اس جھیپسوں کو مار کر عیسائیت  
کے ایک بڑا کار نامہ انجام دیا ہے اور اپنے وطن کی  
حیریدی کے"

"اب بھاوس بند کر... اور مجھے چین سے مرے  
تھرنے کہا اور بھوپول کیتے میری پر فلیٹ ہو گیا۔

امما شوہر ایں تمہیں بتاتا ہوں تھے پہنچنے دنوں  
امما شوہر کی نیلے ناٹھی کہانی پر سی تھی"

موبارکے فلیٹ ہوں میں انہوں نے قیام کیا تھا  
اب ہاں تو سی پونک پڑی۔

اہمیوں کا کار نامہ تھا جن کی آلذ کار... تم  
دھمکتے ہیں کہا تھا کہ بدی ہوئی صورت میں ا

نے آوار بدلے کی کوشش کی تھی۔ "ظفر نے آوار بدلے کی کوشش  
کی اب اٹھ کر بھاگے گا" ظفر نے آوار بدلے کی کوشش

ترک کرتے ہوئے پوچھا۔ "کاڑی میں نے فروخت کر دی" "کیا؟"

"جی ہاں... اور نہیں تو کیا نے ماڈل کی لوڈا پر بیٹھ کر  
بھیک مانگتا پھر تماں بھی جیب میں تو ایک پانی بھی نہیں تھی

ظفر نہ کھڑا سا بھر کر سی میں دھمکی ہو گیا۔

"لیکن ہر اسی کاٹی پتہ رہا جس میں طھاٹے گھاڑی  
پاک گئی ایک ہزار دلار کو دیے اور پھر ہزار کی پڑھی کھاڑی  
خریدی آجھہ اسی مخزن میں کھانے پہنچانے کے طور پر سوچا

کھول کر نہایت ادب سے کھدا ہو گیا۔ "ظفر نے حیرت سے پوچھا

"یہ کاڑی کہاں سے ماتھ رکھی؟" ظفر نے حیرت کرتا تھا

"آپ پڑھی تو سی" ملکھاٹے پتھری کی تھی میں کھانے  
ظفر نہ کھڑا میں سیطھ گیا اور نہیں نے اسی نگہ سے جھاتے  
ہوئے کہا۔ باول سے بجات پانے کے بعد ایسا مسوس کر

رہ ہوں جیسے کیا پسول پہاڑ ہوئا ہوں" وہ

"ملکھاٹے پر ہر چیز کریم کر سکوں گا کر تم نے پسلا  
ہو کر غلطی تو نہیں کی" ظفر الملک نے شش کھانے کی طرف

پکھوڑی پر کھڑا کیا پاٹھنی دھاٹھنی

"ظفر نے پھر ہوتے مکھوڑے اور جیسیں کوکورے نے کھا

کاڑی سے اتر کر وہ عمارت میں آئے جیسیں کے کاؤنٹر  
سے کچی لی اور وہ بلفٹ کے فریتے یسیری میزل پر پہنچے۔

ایک کرے کا قفل کھوٹے وقت جیسیں نے کہا۔ "بڑی  
پر سکون جگھ کے"

"ہو سکتا ہے تھوڑی در بعده پر سکون جگہ نہ رہ جائے؟"  
ظفر کا بھر باغ صلاد تھا۔

دوں کرے میں داخل ہوئے اور جیسیں نے کہا۔ "یہیں  
جان تھا کہ ایک دن آپ سے ملاقات صورت ہو  
خیریدیں گے"

"اب بھاوس بند کر... اور مجھے چین سے مرے  
تھرنے کہا اور بھوپول کیتے میری پر فلیٹ ہو گیا۔

کیا تھا" "اب اپنی اس بے پناہ دولت منڈی کے راز سے بھی آگاہ  
کر دو" ظفر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گہا۔

"آپ کی صحت میں رہ کر تھوڑا بہت ذہنی بھی روکیا ہوں" بار بار آئنے میں حیرت سے اپنی سکل پہنچی۔

"تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے" ظفر گھونسا  
دھمکتے ہیں کہا تھا کہ بدی ہوئی صورت میں ا

لوسی بے تھا شہنس پڑی اور اس نے بُرماں کر کہا۔  
 "ہنس پڑی ہو؟"  
 پچھلے اس کا ہام مھپل کر کر اپنے بینے پر رکھتا ہوا بولا۔  
 "دیکھو دل کتی تھی سے دھڑک رہا ہے"  
 لوسی خندی کے مارے لوٹ گوٹ ہوتی جا۔ ہی تھی اور  
 وہ کھکھ لے اندرازی میں اسے بانہلکا رہا تھا۔  
 "تھاہا ابی جواب نہیں ہے؟" وہ بیٹی روئنے کی لشکر  
 کرتی ہوئی بولی۔ یا اتنے بڑے بڑے کارناٹے انجام دوئے  
 یا ایک بے حقیقت پنکھا نہیں ہے۔ میں اس کے پتے ہیے  
 سے ماقف پہنچا۔ "وہ محب اولاد۔"  
 "کاٹ لے تو؟" "وہ محب نے غصے لہجے میں کہا۔  
 "بُرگوں نے شیکھی بھی کجا ہے؟" اس نے بہترانی ہوئی آوازیں  
 کام استیاں بھر دی کی صدر دری کی لیا تھی بے دری سے  
 منافق اٹا ٹائیں گی؟"  
 بچھا ایسا تھا کہ لوسی بھی ہنس پڑی۔

\* \* \*

دوسری صبح قلنئے ہیں کے لقیت آنکھیں اڑا رسول کر  
 لیے اور اسے گھونسا دکھاتا ہوا بولا یہ آخی باری کی معاف  
 کر رہا ہوں۔ آئندہ اگر اسی کوئی حرکت کی تو خوش رکون گا؟"  
 "کرو دیکھ کا؟" یعنی ناخوش گواہی میں کہا۔  
 "اگر اس شخص کو پولس نے پریشان کیا تو جس نے کاڑی  
 خسیدی ہے؟"  
 "میں بتاؤں! آپ اپنی کاڑی کی جھوکی کی روپوٹ  
 درج کر دیجئے؟"  
 "فضول نہیں ملت کرو۔"  
 اس طرح اس شخص کے خلاف بیس اور معمتوں بوج  
 جائے گا، جس سے آپ کا کاڑی خریدنے کی حادثہ سزا ہوئی  
 ہے۔ پکڑا جائے گا۔ رسید ڈیکس کے گالیں آپ کی تحریر  
 بدست جیسی ہوں۔ ظاہر ہے کہ آپ کے دستخطوں نے بھی  
 توکیے تھے۔  
 "اس بھواس کا مقصد کیا ہے؟"  
 "شرمندگی دو کر رہا ہوں دراصل مجھی چاہیے تھا کہ  
 کاڑی کسی سڑک پر کھوئی کر کے یہ شہر ہی چھوڑ دیتا۔"  
 "آپ فرم جی کرو کاڑی کا تقسیم؟" ظفر دانت پس کر بولا۔  
 اس سہی لئے ایک آدم حمار اپنکا نکل کر فرش پر رینگے  
 کاٹا۔

اجاہک وہ دوقوں انہوں کر مخالفت سمت میں بھاگ  
 نکلے اور دھمپ نے ایک زوردار قہر کیا۔  
 اُس نے کاشی کے اگلے حصے کی طرف جا کر دیش پورہ دوڑا۔  
 تینی آنکھیں موجود تھیں۔  
 "اوڈیٹھو؟" اُس نے اسٹینگ کے سامنے بیٹھنے لہوئے  
 لوسی کو اداونی۔  
 "دوھا کرنا وہ جب میں اس کے بارہ پر بیٹھ گئی۔"  
 "موباریہ یہی نبھیں نہیں ہے۔ میں اس کے پتے ہیے  
 سے ماقف پہنچا۔ "وہ محب اولاد۔"  
 جب اسٹارٹ ہو کر آگے بڑھی  
 لوسی خوف زدہ تھی۔ اس نے بہترانی ہوئی آوازیں  
 پوچھا۔ اب کہاں جا رہے ہو؟"  
 "جیپ فائیز کرنے؟"  
 "نھوڑی دیر بعد ایک جگہ کاڑی روک کر وہ اتر پڑا  
 اور لوسی بے کسی آئنے کو گھا۔

"وہ پیچے اتری تو کیا؟" چلودھنکا لگاؤ؟"  
 "کیوں؟" اُس نے بوکھلا کر پوچھا۔  
 "ایک بی دھکی میں غائب ہو جائے کی؟"  
 "پشاپنیں تم کی کہنا چاہتے ہو؟"  
 "ایوان لواس جزیرے پر اپنی موجودگی کا یقین دلانا  
 چاہتا ہوں؟"  
 دلوں نے مل کر گاڑی کو دھکا دیا اور وہ کچھ بیٹھے ہی  
 دستی میں غائب ہوئی۔ لوسی نے اس کے پانی میں گرنے کی اواز  
 سنی تھی۔ دراصل وہ ایک لیٹے پرستے عذر میں لگنگی تھی۔  
 اب پیدل پیڈیں کے ہوٹل تک؟" لوسی بھٹکا بپو۔  
 "شارٹ کٹت سے چلوں گا۔ نکل دکر وہی  
 بھوٹ پیچ کریک بیک اُس نے خوف زدہ اندراز میں  
 اپنہ کو دنا شروع کر دیا۔ قری دری سی آوازیں بھی اُس کے  
 سبق نے نکل رہی تھیں۔

"کیا ہوا؟" لوسی بوکھلا کر اس کی طرف جھپٹی۔  
 "مم... میری رشت پر میسی کے فیچ کوئی چیز ہے؟ وہ  
 خوف زدہ لیے میں بولا اور پھر اچھا نہ کر۔  
 لوسی نے قیص کھیع کر پیشوں سے نکال لی اور تھلا  
 واں بھیٹنے لگی۔ ایک آدم حمار اپنکا نکل کر فرش پر رینگے  
 کاٹا۔

جب وہ گار سے باہر نکلے تو لوسی نے پوچھا، "الگ سے  
 جا کر کیا ہے رہا تھا؟"  
 "تمہارے منشی کی بات نہیں"  
 "تم غصب اُدھی ہو تو بیان نہیں"  
 "محظی غصب، ہی رہتے دو؟"  
 لوسی خاموش ہو گئی اور پھر وہ لیڈرینگ طرف واپس  
 کے بڑے مگر پکھڑی دوڑ جلے ہوں گے کہ ایک جیپ آن کے  
 پر بارکر اور اس پرستے دو اندیوں نے لوڈ کر آن کا کار است  
 روک لیا۔  
 "کاڑی پر بیٹھ جاؤ؟" ایک بولا۔  
 "لگ۔ یوں بیٹھ جاؤ؟" جس کی آوارہ کاٹا، ہری تھی۔  
 "اگر کوئی اپنی بیان اس کامام تباہے تو اسے اس  
 مہمان بننا پڑتا ہے؛ بیکاپ ملا۔  
 "تل۔ بیک۔ ..."  
 "چلوبیچھا، تو نہ بردستی بھاڑیے جا فٹے؟"  
 "تن۔ ... خوبی زیر دستی نہ کر۔ ہم بھیچھے جاتے ہیں۔"  
 "لوسی کو اس کوئی کا بیچھا نہیں گھاٹھا دل شد  
 سے دھڑکنے لگا۔  
 وہ سوچنے لگیں۔ سچنے کی تھی کہ ڈھنپ اتنا بڑا نہیں  
 ہو گا اس نے اسے جیپ کی طرف نہ لے دیکھا اپنے ہاں  
 وہ پلت پڑا۔ اس کا سماں تھے کھڑے ہوئے اُدی کے جھپڑا  
 پر پھر چکا۔  
 لوسی اپنی چل کر دکھری ہوئی۔ بس کے چھرب  
 نکلا پڑھا رکھوئی کی گزر کے فاصلے پر لیٹا نظر آیا۔ دوسرا  
 نے ڈھنپ بر جھلانگ کھائی تھی۔ بیٹا لامھہ سی رہا معا  
 ڈھنپ نے دوسرے کو سرستے ہندن کے اس پر جھینکا  
 سالا تھا۔  
 اس کے بعد دوقوں پھر رہا۔ جو کسے لوسی جھپڑا  
 ڈھنپ کے پاس پہنچی۔ بہاں دھنلی ہی، وہ شقی تھی  
 اس پاس اور لوسی موجود نہیں تھا۔  
 "اب کھڑے کیا کر رہے ہو جلوہ بہاں سے؟" لوسی  
 اس کا بازو دیکھ کر کہا۔  
 "میں جوچ رہا ہوں" وہ اُدھمپ نے  
 اسٹارٹ کر کے ان دوقوں پر پچھڑا دوں۔  
 "شاید بہاں اچھی ہو؟"  
 "بل۔ سار۔ ... یہ میں ایک بارہ سڑاں میں سے ملاقات ہوئی  
 تھی۔ اُنہوں نے اسی بارہ کا پیتا دیا تھا۔ ڈھنپ نے کہا۔  
 "شاید وہ اب بھی شہر ہی میں سے یہ بارہ سڑاں نہیں  
 ہے میں کہا اور دوسرے کا بکہ کی طرف متوجہ ہو گی۔  
 وہ یوں ٹوکرے کا کولاکی ٹھیکیاں لیتے رہے۔ بارہ سڑاں  
 گاہکے نہیں کر پکھڑاں کے پاس اکھڑا ہوا اور لوسی کو  
 میاں لب کر کے بولایا۔ الگ سے ایک بارہ بھی اس کی ملاقات  
 ہوئی ہے تو دوسری بارہ ملنے کی کوشش نہ کرو؟"  
 "کیوں...?"  
 "شاید تم اسے اچھی طرح لے کر جانشی میں۔ بوباری عورتیں  
 اس کی صورتے بھی کافی تھیں۔"  
 "ہمارا لغتہ ایک اخبار سے ہے یہ ڈھنپ بولا۔" مسٹر  
 مارک ایون کے پاس بھا سے یہ کچھ نوادرختا۔  
 "وہ اسے اگلے چاکر آنہتے سے بولاتا۔ اس سے یہ  
 رہائش گاہ پر تباہ جانا۔ لڑکی کو ہرگز نہیں لے جاتے ہیں۔"  
 "تمہیں تو انھوں کی پیارہ چھلانگ ادھے کا اور لڑکی کو جب تک  
 چاہتے گا اپنا بھاں رکھے گا۔"  
 "لیا۔ بیباں... اس حذیرے پر قافون کی حکومت  
 نہیں ہے یہ ڈھنپ نے پر ماں نہیں بنائی پوچھا۔  
 "قاںوں کے حافظ اس کی جیب میں پڑے رہتے ہیں۔"  
 "اوہ... تو یوں بہاں اتنا ہی با اثر پڑے۔ میرے اخبار  
 کے یہ اچھا خاصہ موڑوں ہے۔"  
 "وہ اس اخبار ہی کو بننے کا تھا کہ تھا۔  
 جس میں اس کے خلاف کچھ جھپٹا جاتے ہیں؟"  
 "اوہ... ابھی بات ہے بیک، اس سے تہباہی ملول گا۔  
 مجھے پتا تھا تو؟"  
 "اُرہہ شہر سے والیں اسیں ہو گا تو ستری ساحل کی...  
 عمارت ایون باؤں میں ملے گا تھا کی وہیں تھیں ہے۔"  
 "کیا بہاں اس کی کمی عمارتیں ہیں؟"  
 "اوہ تھے جو ہے کا مالک دیتی ہے تم کیہے اخبار کیس  
 ہو کر اتنا بھی نہیں جانتے؟"  
 "تب تو میں اس سے ہرگز نہیں ملوں گا۔ یہ ڈھنپ نے  
 خوف زدہ ہے میں کہ اور وہاں سے طلبکار کو لوسی کے  
 پاس اکھڑا ہوا۔

قیفیں میں کوئی بھی چیز نہیں ہے جو میرے معیار کے مطابق تیری  
لگافتہ رکھ سکے؟ ”  
” اجھا... مردود... وہاں سے تکلی کر سیدھے جائیگا لیکن  
پہنچو... میں سنگ بند کے قریب تمہارا مسٹر ہوں گا؟ ”  
” سدر منقول کر کے وہ یونیورسٹی پر آیا اور صدر  
کو بتایا کہ اسے جہاں تکر پار کنچھ کو کہہ آیا ہوں۔

” صدر نے لہا ” یہ زیادہ اچھا ہے۔ دراصل ہمیں  
اس وقت جریہہ موبائل ہوتا ہے اور فلینٹ ہول میں قیام  
کیں گے عمران صاحب کی ہمایت کے مطابق انہوں نے  
صرف تمہارے لیے کہا تھا یعنی میری دانست میں جیسی توہنا  
چھوڑنا بہتر نہ ہو گا ”

” صدر کے اخبارات میں بجے سے پہلے موبائل ہوتے تھے۔  
محمان نے باقاعدہ خرچو والی جریدی اور سٹانی میں  
اگلی لوگی فریبی بھی تھی تھی۔ اس کے شانے پر جنک کر  
وہ بھی نہیں ہوں پر خوفزدہ تھی تھی۔  
” اور ہو... پھر وہی قسم ” اس نے بوکھلاتے ہوئے بیجے  
میں کہا۔

” اور اس بار خبری کہاں؟ ” عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔  
” دھمپ اب کیا ہو گا؟ ”  
” اتنی پتے تکنیک ہو جاتی کے بعد جنم مجھے دھمپی تھیں  
کہہ سکتیں۔ دھمپ ہی کہتی رہی ”

” میں اس وقت بہت سمجھدہ ہوں ”  
” اسے... جاؤ... بس... دس ہزار ٹکڑے اور دس ہزار  
چھوڑ بھی مجھے مستکلہ نہیں کر سکتے۔ جتنے لوگوں کو مرنा ہے مرتبہ  
ریہیں کے کیا فرق پڑتا ہے؟ ”

” جیسیں اپنے بارے میں سوچتا ہوں کہی دن مر  
جاوں گا تو اپنے حدتوشی نہیں کرتا ہوں؟ ”  
” مجھے اس جگہ سے لکاتے کے بعد مرننا۔ ابھی سترے  
کی نہ سوچو گو ”

” اپنے سوچتے سے سر سکا ہوتا تو اس وقت تم مجھے بیان  
نہ دیکھیں ”  
” اب بتاؤ... تم کی کرو گئے؟ ”  
” میں تو اپنے کمرے سے نکلے ہی بھت نہیں کر سکتا۔

کوئی نہیں پہچان سکتا تھا۔ یہ میک اپ اس نے مانیکو میشن  
میں صدر کے سامنے بی کیا تھا، بلکہ صدر نے اس سامنے میں  
اُس کی کسی قدر دو بھی نہیں تھی۔

” ابھی وہ تھوڑی بی دوڑ چلا تھا کہ ایک گاڑی اُس کے  
قریب رکی۔ اسٹریمنگ کے سامنے صدر نظر آیا۔

” اُس نے اسے کاڑی میں بیٹھنے کا شارہ کیا تھا۔ وہ  
اگلی بی بیٹھ کارو روانہ کوں اُس کے برابر بیٹھ گیا۔

” گاڑی آگے بڑھنے۔  
” صدر نے بندہ اسکرین پر نظر جانے ہوئے کہا۔ تمہاری  
گاڑی فیاض کے ماتحتوں نے ایک آدمی سیٹ پکڑ لی ہے۔

” کیا افسوس ہے؟ ”  
” ظفرالملک نے جملائے جوئے انداز میں جیسی کی کہانی  
دہرا دی۔

” صدر بھی رہا تھا۔ کہانی کے اختتام پر بولا ” میں  
سبھا مقاشا تید عمران صاحب کی محبت میں تم اپنے بوکے  
ہو گئے۔ لیکن جیسی کو قوم نے بیٹھ ہی سے پال رکھا تھا۔

” وہاں جان ہو گیا ہے اُسے بھت ”  
” اچھا تو بھرا بتم اس گاڑی سے بھی بانٹھ دھوکھو

” جو اس نے چھپہ اسیں خریدی ہے اُسے کسی جگہ سے فون پر  
ہدایت دو کر ہو ٹل فوراً چھوڑ دے اور گاڑی دیں گھر کی  
رہنے والے عمران صاحب نہیں چاہتے کہ فی الحال تم دونوں

کیوں فیاض کے بانٹھ گو ”  
” میں نے بیٹھ ہی کہا تھا کہ دللاں کے توسطے پولیس

اس گاڑی کا شرعاً بھی بیٹھے گی ”  
” صدر نے ایک بیٹھ فون پر تھکے قریب گاڑی روکی

اور ظفری فون پر جیسیں سے رابطہ فائم کرنا چاہا۔  
کاٹسٹر کلک نے اسے بتا کر روم نہیں کامکیں

کاٹنے والی کریمی کو بھر جانا کر پورا مکمل  
جیسیں کو دے دیا تھا۔

” ہیلو جیسیں... بیٹھ فون... ہو ٹل فوری ٹور پر  
چھوڑ دو گاڑی جیساں کھڑی ہے وہی چھوڑ دو ”  
” میں اس وقت کاٹنے والی کر روم ہو گئی ” دوسری

طرف سے جیسیں کی اوڑا آئی۔  
” یہکن سا ب کو دیتے کے بعد میرے پاس صرف

سارے سات روپے باقی بیکنے گے اور اب فی الحال میں  
موبعدہ میک اپ میں اسے جیسیں اور صدر کے علاوہ

” شدث اپ؟ ”  
” ایک غصوں آئی کی نشانے کے لیے فون کر دو؟ ”  
” وہ اجباراً بھاوا اور نشانے کے لیے فون کر دو؟ ”  
” جیسیں نے اخبار اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا... اور  
کاٹسٹر کلک کو ناشانے کے لیے فون کرنے لگا۔

” نوٹ سے ڈرٹے ہو ”  
” آپ مار ڈائی پیجے مجھے کافی اعزاز میں ہو گا ”  
” نیزخیم کرد اس قصہ کو... کیا میں ہیاں سے چلا جاؤ؟ ”

” ظفر نے اس کی آنکھوں میں درجھنے ہوئے سوال کیا۔  
” جائیے یا نہ جائیے یہاں پر اکرم گاڑی کی بھرپوری  
ضرور تبدیل کر دیجیے یہ کونہ جس دلال کے توسطے میں نے  
کافی بچھی تھی اُسی کے ماتحتوں نے ایک آدمی سیٹ پکڑ لی ہے۔

” سماں پلاٹ اسی تو پولیس دلال میں نہیں وہ بچھی اور دلال اسے  
پروار کر کے آٹا فانا غائب ہو گیا۔ اس پار اس باتھیں  
غیرہ تھا۔

” ترت... تم نے یہ خیر بھی؟ ” ظفر نے سڑاٹھا کر  
جیسیں سے پوچھا۔

” کون سی خیر؟ ”  
” پڑھتی کے قتل والی ” جیسی نے بے پرواںی سے کہا۔

” آخر ستری کیوں؟ ”  
” مرگیا! ورنہ اسی سے پوچھ کر بتاتا۔ بتیں یہ بائیں نہیں؟ ”

” کیوں نہ ہم انگ انگ بیں؟ ”  
” یکوں...؟ ” ظفر نے بھورتے ہوئے پوچھا۔

” نیں نے تو اپنی واڑی کی صاف کر دی ہے لیکن آپ  
کی مصنوعی واڑی کی وجہ سے ضرور پکڑے جائیں گے ”

” اچھا تو کسی بیٹھ پر ہو رہت کامیک اپ کے  
دیتا ہوں؟ ”  
” صاحب؟ آپ مجھے بیہاں ایک گوشے میں پڑا رہتے

” دیکھیے ”  
” بہت زیادہ در گیا ہے شاید ”

” دوستہ قضاہیں خیج کا اخاذہ ہو گیا ہے ”  
” اونہہ... رسیوئر کے بغیر دہ بہاں پر ہمیں بھاڑ کے کا۔  
ہم اگر مناطق میں تو رسیوئر ہم تباہ ہیجھی نہیں سنتا... ”

” پڑس کی نہیں بیدا ہوتا تھا۔ لہذا اسکو ہم سے رابطہ قائم کرنے کا  
سوال ہی نہیں بیدا ہوتا تھا۔ ”

” موبعدہ میک اپ میں اسے جیسیں اور صدر کے علاوہ  
آسی اسماں میں پوشیدہ تھا۔ لہذا اس کی گزدن اس کی

تھی جس میں رچڈ سن قتل ہوا تھا۔ فاصلہ پودہ میں حکمت جو سبھا  
 کرتا... تو ہوئی ہے۔ میں نے اُستہ بہایت کر دی ہے کہ میری  
 والپی ہندوکھ سے باہر نہ نکلے لیکن میں نے ہمیں کوں کوں تھا  
 لانے کے لیے تو نہیں کہا تھا۔“  
 صدر تھے جدی جلدی ظفرا ملک کی پیٹا ذہرانی... اور  
 عمران تھی تو چھوٹوں کے تینجے ملکا کر بولا۔“ اب وہ آسانی  
 پہچاننا تھا جسکے لامیں بھیجا دینا جزیرے میں میر سپاہی  
 نہ فرمائیں گے۔ تم تھے لا رچ کس ساحل پر چھوڑی ہے؟“  
 ” جہاں کے لیے اُب تھے بہایت دی تھی؟“  
 ” ٹھیک ہے! میں جلا۔ میری والپی ہنگامہ بولی ہی  
 میں بھر کر دوسروی کی خفاظت کرو گے!“  
 ” آپ ملکوں ہیسے؟“  
 پھر عمران اُس ساحل پر پہنچا تھا۔ صدر والی لانج  
 نکلا تھا۔“  
 ” پھر دیر بعد لا رچ شیخ ساحل کی طرف بڑھ رہی تھی۔  
 عمران تھوڑی بیسے اسی سیر کر رہا تھا۔  
 دو گھنٹے بعد وہ داکڑ داور کی تحریر کا گاہ میں نظر آیا۔ یہاں  
 ریڈی میڈ میک اُب کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ اس  
 پر تحریر گاہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی اسے چھرے سے  
 الگ کر دیا تھا لیکن اُب بھی تھا میک اُب بھی۔“  
 ” تم آئٹھی شکلیں بدلتے ہو؟ اس دن کی دوسری  
 شکل میں آئے تھے؟“ داکڑ داور نے کہا۔“ ہر حال میں تمہارا  
 مستظر تھا۔ پھری رات دس نج کر پرندہ منہٹ پر... لیکن  
 یہ بڑی بیگ بات ہے کہ مستقر کے فاعلی میں حیرت انگریز  
 طور پر کسی بھوئی ہے؟“  
 ” کتنی بھی؟“ عمران نے مختصر بات اندیشیں پوچھا۔  
 ” پہنچے فاصلہ یہاں سے ساحل میں تھا لیکن پچھلی شب  
 صرف یہاں میں مشرق کی طرف ہے۔“  
 ” یہ تو جیل کے آس پاس ہی کی بات بھی؟“ عمران نے  
 تقدیر نہیں میں کہا۔  
 ” اور ہاں شو؟ اس دن میرے سامنے تھیں جو  
 لیکارڈ دکھیا تھا اُس میں تم ایک صفحہ رواروی میں بھی  
 نہ اندرا کر سکتے تھے۔ اس دوڑاں بھی ایک دن کافاصلہ  
 سالوں سے کم ہو گیا تھا اور عورت میری خلطفت تھی۔“  
 عمران نے ریکارڈ کے اس صفحے پر نظر ڈالی۔ تاریخ دوڑی  
 میں فوں کو خوار ہے جاری رہتا۔  
 ” کیا ہیں... آپ کافون استھان کر سکا ہوں؟“ عمران  
 نے داکڑ داور سے پوچھا۔  
 ” نہ...“

” کیا مطلب؟“  
 ” ضورت ہی سے بچھا معاشر ہوتا ہوں، پکڑ لے چلے“  
 ” بھی نہیں... ایسی کوئی یات جہیں بھیں جس کی تلاش ہے۔  
 وہ آپ نہیں ہو سکتے۔ اچھا، لکھیت دہی کی معانی چاہتے ہیں۔“  
 ” وہ دلوں کے سے باہر ہلے گئے عمران اُن کے ساتھ  
 ہی ساقر را باری میں لکل آیا۔ اس نے انہیں بایہر واٹے  
 کمرے کا دروازہ کھٹکاٹا تھا۔ دیکھا اور چبپ چاپ کرے  
 میں آکر دروازہ بلوٹ کر دیا۔“  
 ” ٹھیک ہے! میں جلا۔ میری والپی ہنگامہ بولی ہی  
 ریڈی میڈ میک اُب چھرے سے الگ کر کے بھیب  
 میں ڈال لیا۔ اس نے وچا کہیں تو میں کو اس شکل میں  
 دیکھ کر جھنٹا شروع کر دے۔“  
 ” اس کے بعد اُس نے ہینڈل گھا کر با تھر روم کا دروازہ  
 کھوٹا تھا۔  
 ” جیسے اور مرنے کے علاوہ اس دنیا میں اور رکھا ہی  
 کیا ہے؟“  
 ” بُس خاموش؟“ وہ باتھ اٹھا کر بولی۔  
 ” دفعہ کسی نے درعاڑے پر دستک دی اور عمران نے  
 نوکی کو با تھر روم میں چھپے جاتے کا اشارہ کرتے ہوئے آہستہ  
 سے کہا۔ ”جب تک میں آواز دوں بارہ کر دے۔“  
 ” میں سُن رہی تھی... اور یقین کرو کہ جو تم سے گفتگو  
 رہا تھا اسی کی آواز میں تھے رات بھی تھی تھی۔“  
 ” میں پہنچے ہی یقین کر چکا ہوں!“  
 ” دیکن میں نے تمہاری آواز ہیرت انجین ہوڑ پر ملنے ہوئی  
 محسوس کی تھی۔“  
 ” معاف کیجیے گا،“ ایک نے بڑی بجاجت سے کہا۔  
 ” ہم اندرا کا سکھے میں؟“  
 ” ضور... ضور...“ عمران پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔  
 ” وہ کمرے میں داخل ہو کر چاروں طرف پیچھے لگے۔  
 ” چھٹ پیٹی نہیں ہے،“ عمران نے خونی قطہ ہر کرتے  
 ہوئے کہا۔  
 ” آپ یہاں نہماں تھیں؟“  
 ” جی نہیں... میری خالہ بھی سا تھیں؟“  
 ” کہاں میں؟“  
 ” ہاہر تسلیتے گئی میں لیکن آپ کو اُس سے کیا؟“  
 ” داصل، ہمارا تعلق موبارک پولیس سے ہے،“ یہیں  
 دو ہمراں کی تلاش ہے ایک عورت اور ایک مرد!“  
 ” میری شکل ہی ایسی ہے،“ عمران نے غوم اپنے میں کہا۔

"بڑا ماننے کی ضرورت نہیں؟" عمران نے فرم لیجئے میں کہا۔  
"عقل استعمال کرو؟"

"پشا نہیں کیا بک رہے ہو؟"

"اگر میرے پاس کوئی ایم خبر ہے تو میرا بیون کے علاوہ اور کسی کو نہیں بتا سکتا کیونکہ کون ہوں؟"

"اچھی بات ہے تو پچھلے بارے ساختہ؟"

"تم کھاس تو نہیں کھائے؟"

"کام مطلب؟"

"میں فلذیز کے کرو تو پر گیرہ میں مقیم ہوں۔ مارک بیون کو وہیں نہیں دینا؟"

"ایجھی قسم نہ کہا تھا کہ مجھے ان کے سامنے پیش کرو؟" ایک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے غلط سننا تھا میں نے کہا تھا مارک بیون کو... میرے سامنے پیش کرو؟"

"کیا تمہاری مت آئی ہے؟" دو توں نے یہ دقت کہا اور عمران پر جھپٹ پڑے۔ دوفوں کے سر اپس میں زور سے ٹکرائے تھے اور عمران دوڑ کر ہاہنس رہا تھا۔ شاید آن کی بھجھیں نہیں آسکا تھا کہ یہاں یہیں کرنے کے لیے احارت کی ضرورت ہوئی ہے۔ کیا یہ طرفی ایسا کہوں کر ہوا۔

"نہیں... پرانی پڑی پر اپنی ہے۔"

"محبی پھر مدد افسوس ہے کہ لاعلم رخنا؟"

"لارچ کہاں ہی؟"

"شہر والیں ہی؟"

"تم ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا سکو گے؟" ایک نے کہا۔

آن کے روایوں نکل آئے تھے۔

"تمہیں بیس کے سامنے حاضر ہونا ہی پڑے گا...؟"

دوسرے بولوا۔

"مجبوری؟" عمران نے طویل سانس سے کرشا لوں کو بہنچ دی۔

وہ دوفوں اُس کی نمرے سے روایوں نکلنے اُسے عمارت کی طرف لے جا رہے تھے۔

اب وہ سوچ رہا تھا کہ اُس سے ترقی حاصلت سرزو ہوئی ہے۔ اُن سے اچھے لئے نکل جانے کی کوشش کرنی چاہیے تھی یا پھر بات پڑھانے کی بجائے چب چاپ مارک بیون کے پاس چلا جائی۔

وہ عمارت تطمث تابت ہوئی جگہ جگہ پرے دار نظر آئے تھے بالآخر ایک مکرے میں عمران کو تھا کہ اُن میں سے

لارچ اُس نے مرتقی کنارے پر بڑی تھی۔ یہاں سے... وہ عمارت زیادہ دوڑھیں تھی جس میں ان دوفوں مارک بیون کا قیام تھا۔

اس پاروہ لا رخیں تھا نہیں لٹھا خاور ساتھ آیا تھا۔

اُس ساحل پر آنارک لارچ مشرقی ساحل سے ہٹائے گی۔

عمران نے یہاں مارک بیون سے تعلق خاصی چھان بیٹ کی تھی۔ اُسے حالم ہوا تھا کہ اُس کی کوئی کسی کے آس پاس لیتھا کرنے والی شخصیوں کے مالک خاصے پر یہاں کیے جاتے ہیں۔ اس سے اُس نے دیدہ و انشہ اس طرف کے ساحل پر لارچ رکوانی تھی۔

پکھری دوڑ جا ہو گا کہ دو آئیوں نے راست روک لیا۔

عمران اس و قشتگی سیڈی میڈیمک آپ ایں مختا۔

یعنی بھدی ناک کے نیچے جھکاؤ دار و چوپوں کا سائبان تھا۔

ہس نے ہر چوپوں کو پوری طرح ڈھانک لیا تھا۔

"تم میں کیا اچارت سے اس گھاٹ پر آتے ہو؟" ایک نے کڑک کر پوچھا۔

"جسے نہیں معلوم تھا کہ یہاں یہیں کرنے کے لیے احارت کی ضرورت ہوئی ہے۔ کیا یہ طرفی ایسا ہے؟"

"نہیں... پرانی پڑی پر اپنی ہے۔"

"محبی پھر مدد افسوس ہے کہ لاعلم رخنا؟"

"لارچ کہاں ہی؟"

"لارچ والیں ہی؟"

"کئی دن سے میرا قیام نیلیتی میں ہے۔ آج بھج ایک کام کے شہر گیا تھا۔"

"تمہیں بیس کے سامنے جو اپنی کرنی ہوئی؟"

"کون ہے تمہارا بیس؟"

"مارک بیون؟"

"آتا تو کیا وہ جزیرے میں موجود ہیں؟"

"کیوں؟" مخاطب کے لیچے میں ٹھیکی جھنک تھی۔

"اُن کے لیے میرے پاس ایک ایم خبر ہے۔ مجھے ضرور آن کے سامنے پیش کرو؟"

"تم کون؟"

"کیا تم باکل کل گدے، فی؟" عمران نے حیرت سے کہا اور دوفوں پر اپنے بوئے۔

"لارچ ہے؟" آپ صرف وہ حق تراکرایے جس کا متعلق تعاقب سے ہو اور اب جواہ ملا۔

اُنہاں سے میرا یک حریر افجح کر دیجیے " "

"اس سے کیا ہو گا؟" وہ حریر اسے اس طرح تباہ کرے گا اُس کے پیسے بھی نظر نہ آسکیں گے بیس ایسا معلوم ہو گا جیسے اُس کا نکار فضائیں تھیں بھیکیا ہو"

"کیا بہت زیادہ تھکرات نے تمہارے ذمہن پر کوئی نہ اڑ دالا ہے؟"

عمران تو فی الحال مجھ سے ملنے کی کوشش نہ کرو۔ اُس ادنی کو چھوڑ دیجیں نے ظہری کاڑی خردی ہے نظر اور جیس کے میں اُس کا دیا کرام بھی یا ریکی دیتا ہو گی حریر میرا کوئی ادنی سلسلے میں نہیں اپنی بھی و دو ختم کر دو، داکٹر اللہ گم کو ملا شکر یا اُس لاش کو قبضش کا مرکز نہاد جو تمہاری وجہ دیجی میں غائب کر دی گئی تھی؟"

"اچھی بات ہے یہ دوسری طرف سے قیاض کی تردید کی آوارا ہی! یہیں اچھی تھے منتری کے قتل سے تعلق کیا ہے؟"

"رسناؤ نیکری رہائی کے مطابق میں مزید روپریہ اکرے کے یہیں اپنے تقلیل کیا گیا ہے؟"

"یہیں اس کی رہائی ناممکن ہے" دوسری طرف سے قیاض کی تردید کی

"کر کے داکٹر داور کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔" فرضی کیجیے... یہ آپ کا خود کار آکلہ تھے یہاں اس جسے میرا جو بڑی کردیجی سکا اور اپنے آئے کا کوئی بیز وہ میرے جو ہے کے طریقے سے طرح ایچ کر دیجیے گا کہ جیسے ہی الحکم کا قاتل ہاتھ سامنے آئے تقلیل کیا گیا ہے؟"

"یہیں اس کی رہائی ناممکن ہے۔ یہیں اس کی رہائی ناممکن ہے" دوسری طرف سے قیاض کی تردید کی

"تھبڑا بھی کوئی مانع نہیں ہے،" دوسری طرف سے کسی سے سے ہمیں کسی تھم کے خفظ جاتی ہوں گے؟"

"اچھا... اور کچھ... لیکن تم کی کوتے چھر پر ہے ہو؟"

"نی لاخاں تو اسنا معااملہ ہے۔ ہو سکتے ہے، دوسری طرف سے کسی کوئی کوئی کوتے چھر پر ہے ہو؟"

یرچھا چھپا بھر رہا ہوئی۔ اچھی بات ہے دوست خدا حافظ"

عمران سلسہ شقطع کر کے داکٹر داور نے دیا کرام کا گھوڑا جانہ ہے یہیں پورے کپڑے ملکے ہوئے اُو ہو... اچھا تو یہ تمہارا جمیرہ بنتول کی شکل کا ہے؟"

"جی، جیں؟"

"اُس سلسلے میں ایک دنوں تک اس طرف سے کسی کوئی کوتے چھر پر ہے ہو؟"

اما ناٹھا پاک، رکھنے کے اور فی الحال اُس کا جو ہی نہیں کریں گے۔ ہو سکتے ہے کہ اس طرح وہ منانع ہو جائے۔"

"نہیں ہاکل نہیں؟" وہ عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سکندر نے لکھے۔

"کرو یہ؟" کیا یہیں نہیں ہے کہ آپ اپنے جربے میں کسی مدد تبدیلی کر دیں گے؟

"کس طرح؟" وہ کوئی توکو کار جربہ ہو گا جسے آپ واٹر لس سے کنٹول کریں؟"

"ماں... ماں...!" اس کے دو حصے ہوئے گے۔ ایک وہ جو انہم کے جربے کا ہو اعموال سے زیادہ تیرا دریخنگ تھی۔ ایسے حالات میں بارشیں ضرور ہوئی تھیں۔

تعاقب کرے گا اور دوسرے وہ جو اُس کے مقامیں ہیچ کرے گا۔

ایک دہان سے چلا گی دوسرا بار یہ سر پر مسلط رہا تھا۔

”بائل جنگلی ستو و علمون ہوتا ہے صورت حرام؟“ عمران نے  
پھیلے لجھے میں کہا۔

”تموری در بند عین نے وزنی قدوں کی آواز سنتی... اور  
بندگ کی سی گردان رکھنے والا ایک سفید آدمی تکرے میں داخل  
ہوا۔ عمران کو جنہیں خاموشی سے ٹھوڑتے رہتے کے بعد پولہ  
”کیا کہنا چاہتے ہو؟“

”میں فلب صاحب کا بادی کا رو تھا؛“

”کون فلب صاحب؟“  
”یہ بتانا بہت مشکل ہے لیکن میں نے ان کی زبانی اپ  
کا دکر سنتا تھا اور ان کے اچانک غائب ہو جاتے کے  
بعد آپ سے ملنا چاہتا تھا بیہاں اسکے معلوم انہوں کا آپ  
جو ہے میں نہیں میں،“

”میں کی قلب کو نہیں حاجت لیکن تمہیں آہماری پر وہ  
گوئی کی سزا ضرور ملتے گی۔ اوق تو تم نے میری احیات کے  
میرے ساحل پر نہیں کیا اور پھر میرے آدمیوں کو وقوف  
بنانے کی کوشش کر رہے تھے،“

”مخفن اس لیے کہ آپ تاک تھیں طور پر سانی ہو جاتے؟“  
”فکر ہاتیں نہ کرو؛“ وہ حلق پھاڑ کر جڑا رہا۔ ایک  
ٹانگ پر کھڑے ہو جاؤ اور تنہ کھنکا پر سکون لہیے میں بولا۔  
”عمران نے ہم جاتے کی ایکٹ کرتے ہوئے ایک ٹانگ  
آٹھاں اور مارک اپنے کادی سے بولا۔“ اگری دوسرا ٹانگ  
نہیں پر رکھ تو خوٹ کر دینا۔“

”اوے کے بیاس اے“  
مارک ایولن دروازے کی طرف مڑا اور فوجیوں کی سی  
چال سے باہر نکل گیا۔

”واہ بھئی!“ عمران سر بلکر بولا۔“ یہ سمجھ ایک رہا...  
بندروں میں ٹانگ اٹھائے کھڑے ہیں،“

”خاہوش رہو!“ تھا اس ریواں کو جنت دے کر عزرا یا۔

”یاقوم میری ہی طرح کا ہے ہو تم تو کسی قدر شرافت کا  
برنا ذکرو؟“

”نمک حرام کا لانہیں ہوں“

”نہیں بھائی بلکہ کالانک، ہو!“ عمران نے ٹھنڈی ساش  
لے کر کہا۔

”ٹانگ نہیں پر مکانے پر خوٹ کر دینے کا حکم مخف و بھی  
نہیں تھا،“ تھا نکران بولا۔

گاڑی موجود تھی کیونکہ وہ جیسی سیست بیٹھے ہی لے جائی جا  
چکی تھی۔ لہذا اپنی کچھ تعریف پر بدل چلنا پڑا۔ میں باس کی  
گاڑی میں بیٹھا تھا میں دیکھتا تھا، جب کچھ تعریف ملک گئے تو  
میں نے اجنب اسٹارٹ کیا اور آہستا ہستہ گاڑی اُن کی  
طرف پر چلتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اس دروازے کی طرف پر چلتے ہوئے کہا۔  
پشاہیں ظفر کے کھاں سے جاتا چاہتا تھا کیونکہ یُسکی  
ڈانٹنڈیٰ بیچ وائی سنسان سرکار یہ مگنی تھی۔ بیرے پے  
یہ بہترین موقع تھا میں نے فائز کے نیکی کے دلوں پر چھٹے  
ٹانٹر بھاڑ دیتے۔ غافل خاطر سے کی پوشنچل کیا تھا۔ لہذا گاڑی  
سے چھلانگ مار کر بھاڑ بیکاری میں نے یہی ڈرائیور کو کور  
کیے ہوئے تو سی کوئی نہیں آتا اور بیاس کی گاڑی میں بھاڑ کر  
لے کر بھاڑا۔ مجھے دیکھ کر تو سی کی قدر حواس میں آئی... اور  
جلدی جلدی اپنی کہانی ڈھراتے گئی اس کے بعد میں نے بھی  
مناسب بھاڑ تھا کہ گاڑی دیوار پر ریگل لانگ کی طرف سے  
جاںوالی اور اسے وہیں چھوڑ کر تو سی سیست کوئی پناہ گاہ  
تلاش کروں۔ تو سی ہی کا مشورہ تھا کہ آپ کے پاس بیجا  
کر آپ کو ان حالات سے آگاہ کر دیا جائے۔“

عمران خاموش ہو کر دوسرا طرف دیکھتے گا۔

”تم تے بڑا کام کیا؟“ مارک ایولن طویل سانس لے کر  
لولو۔ یہیں تھی تھا میں تھا اسی کا توڑ دیکھنا چاہتا ہوں؟“

”لکھی منتھا ہے؟“

”ہی کہ تم چلتی گاڑی سے کسی دوسرا تیز رفتار گاڑی  
کے ٹانٹر بھاڑ کرنے کے لئے؟“

”پا۔ فائز کے چاروں ناشر میں سب سے بڑا ہے!“

”اٹھووا... یہ ایک دلچسپی کھیل ہو گا!“ مارک ایولن  
اٹھتا ہوا بولا۔

عمران کا خیال تھا کہ وہ فری طور پر تو سی کی پہنچے  
کی خوبیں ظاہر کرے گا لیکن وہ اسی تصدیق کرنے  
پر تن گیا تھا کہ وہ یُسکی کے ٹانٹر پھاڑ سکا ہو گا۔

”میں تیار ہوں مسٹر...“ عمران بھی اٹھ گیا۔

”اگر تھا ری یہ حللاجت ہر حال میں برقرار رہتی ہے  
تو فلپ کی سوت کے بعد مجھی تم خسارے میں نہ ہو گے!“

”وہ عمارت سے باہر آئے اور مارک نہیں اُس سی  
حصتے میں لے گی، جبکہ کیا گاڑیاں بھڑکی ہوئی تھیں۔“

”اپنے یہ کوئی گاڑی منتخب کرو میں تمہارے ہی سامنے  
کیا اندرازہ کر دیا کہ ہر کوئی کھڑک و کوئی گزبر ہوئی پہ۔ باہر ظفر کی

لوسی؟“ مارک ایولن نے اپنے پچھے ہونٹ پر زیباں بھیڑی۔  
”بال... وہ میں یہ تھا جو تو سی کوہاں سے نکال لایا۔  
پولیس اب بھی اُس کی تلاش میں ہے؟“

”میرے ساختھ آؤ!“ مارک ایولن نے دروازے کی طرف ٹھرتے ہوئے کہا۔  
وہ اُسے ایک کمرے میں لایا، بجا علی در بے کے فرجیو  
سے آر استیل گیا تھا۔

”بیٹھ جاؤ!“ اُس نے ایک صوف کی طوف کی اشارہ کیا۔  
”شکری سڑا بیوں؟“ عمران میختا ہو گا۔

”جسے فلب کے سی چھٹے ملائم کا ملائم ہے؟“ میرا ہونسا جسے  
جیزت ہے پہنچا پہنچا کر ہو جائے تو سطھے ملائم رکھے

گئے تھے اور میری جیزت پاٹی گاڑی کی تھی؟“

”مجھے لا غلام رکھنے میں اُس کی اپنی کوئی مصلحت نہیں  
ہو گی تھر اس طریقہ سی کے باس میں کیا جاتے ہو؟“

”میں وہی جاتا ہوں جو کچھ جھوٹے تو سی کے معلوم ہوئے!  
”ہوں... بتا فیزیشن رہا ہوں؟“

”مشر قلب نے تو سی کے باس میں دار ہوئے ریواں کے  
تھا کہ ظفر کو کور کیے رکھوںکی اُس کے ہاتھ پر یاد رکھنے جا  
رہا ہوں اگر کسی مجھ سے ابھنخی کوکش کرے تو بے دریخ  
فائز کر دیا ہو سکتا ہے مسٹر قلب نے محض ظفر کو سنتے  
کے سی کہا ہو یہیں تو سی بھائیے سماں میں سے بیشہ دوسرے  
ای بھی تھی جس تھی اور دوسرا طرف ظفر بھی جس تھی مرنے  
مارنے پر اسماہ ہو گیا۔ دلوں کے درمیان کش مشش ہوتے  
ہی تو سی کوئی سوچ ہو گی اور ریواں کے فائز ہو گی۔“

”اوے... تو سی کے باس میں داخل ہو جاتے کے بعد مجھے بیہری جھوڑ  
لب کے لئے“

”اوے... تو سی؟“

”بی بیا، نہیں رہیے!“ خاطر نہیں آتے دھکنا شروع  
کیا اور اس سے سبب کچھ حکوم کرنے کے بعد بیاں کی لاش  
اس تھیں میں ٹھوٹ دی جو خون کی دھکنے کے سی کہا تھا۔“

”مارک ایولن نے ہاتھ گرا دیے اُس کی آنکھوں کی درستی  
تجھے جھلکیوں میں تبدیل ہو گئی تھی۔“

”اب احیات دیجیے، مسٹر مارک ایولن...“ تھوڑی دیر  
بعد آپ کی امانت بھی آپ تک پہنچا دوں گا“ عمران نے

”دروازے کی طرف پڑھتے ہوئے کہ  
”مٹھوڑو...“ مارک باہر اٹھا کر بولا“ مجھے اشون ہے تم  
کس امانت کا ذکر کر رہے ہو؟“

”لوسی...!“

”بائل جنگلی ستو و علمون ہوتا ہے صورت حرام؟“ عمران نے  
پھیلے لجھے میں کہا۔

”اے تم اپنی زبان کو لگام دوا“  
”اگر کام دے سکتا ہوں تو دو ایسا بھائیں سکتا ہوں۔“

”چسب چاپ کھڑ رہو؟“  
”غفار عمران نے پھر بھاری قبوں کی آواز سنی اور  
دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔

آئے والا مارک ایولن ہی تھا۔ وہ پشم عمران کو ٹھوٹنے کا  
چھرا جانکی گھوٹسانا کر رہا تھا اور میرا ہونسا جسے  
توڑ دیتا ہے۔

”اُس نے بڑے نور و شور سے جملہ کیا تھا لیکن عمران کسی  
کاٹ گیا وہ دصف بھاٹا بلکہ دیسی نگران کے ہاتھ سے  
ریواں رکھی جھپٹے لیا گیا تھا۔

مارک ایولن اپنے ہاتھی زور میں ریواں سے جانکر یا... اور  
ڈاٹر تاہو امراء تو عمران کے ہاتھ میں ریواں دیکھ کر جہاں تھا  
ویسے ساحل پر نہیں کیا اور پھر میرے آدمیوں کو بے وقوف  
مل رہا تھا۔

”مخفن اس لیے کہ آپ تاک تھیں طور پر سانی ہو جاتے؟“  
”فکر ہاتیں نہ کرو؛“ وہ حلق پھاڑ کر جڑا رہا۔ ایک

ٹانگ پر کھڑے ہو جاؤ اور تنہ کھنکا پر سکون لہیے میں بولا۔  
”عمران نے ہم جاتے کی ایکٹ کرتے ہوئے ایک ٹانگ  
آٹھاں اور مارک اپنے کادی سے بولا۔“ اگری دوسرا ٹانگ  
نہیں پر رکھ تو خوٹ کر دینا۔“

”اوے کے بیاس اے“  
مارک ایولن دروازے کی طرف مڑا اور فوجیوں کی سی  
چال سے باہر نکل گیا۔

”واہ بھئی!“ عمران سر بلکر بولا۔“ یہ سمجھ ایک رہا...  
بندروں میں ٹانگ اٹھائے کھڑے ہیں،“

”خاہوش رہو!“ تھا اس ریواں کو جنت دے کر عزرا یا۔

”یاقوم میری ہی طرح کا ہے ہو تم تو کسی قدر شرافت کا  
برنا ذکرو؟“

”نمک حرام کا لانہیں ہوں“

”نہیں بھائی بلکہ کالانک، ہو!“ عمران نے ٹھنڈی ساش  
لے کر کہا۔

”ٹانگ نہیں پر مکانے پر خوٹ کر دینے کا حکم مخف و بھی  
نہیں تھا،“ تھا نکران بولا۔

72

بیشول گاہ، مارک بولا۔

” کوئی سی سی گاڑی۔ آپ ہی تھب کر لیجے سڑا یون!“

عمران نے بے پرواہ نہ کیا۔

” اُتر کفر بے اکھڑا ہوا۔ یون نے اس سے کہا: ” ہم ایک جو رہ کرنے جا رہے ہیں تم کسی گاڑی میں بیٹھ کر اسے تینی سے بھگاؤ۔ اس شریف آدمی کا دخوی ہے کہاڑی خواہ کی ایجاد سے چل رہی ہویر دوسرا گاڑی سے فائز کر کے اُس کے چاروں طاہر پھاڑ دے گا۔“

اُس آدمی نے عمران کو بڑی حقارت سے دیکھتے ہوئے سرکوبنگ دی اور اسی گاڑی میں جا بیٹھا، جس سے اُتر کر آیا تھا۔

پھر ہونا رجیع حیرت انگریز ہے: پھری رات وہ دو قلعے شکل میں مارک ایوان سے مل پہنچا ہوئی۔ اس نے اسے بتایا ہے کہیں غلب کا خاص آدمی ہوئی۔ بُوسی مجھے جانتی ہے“

پھر عمران نے اسے پوری کہانی سناتے ہوئے کہا۔

”ابھی اُس کا ایک آدمی بیان آئے کہ جو تمہیں پہچانتے ہے؟“

” دیکھو... دیکھو... دیکھو...“ بچھے یہ سچھا تھا۔

” میں خود بھی تی الحال اُبھی کے حوالے ہو گیا ہوں“

” کیا مطلب؟“

” غلب صاحب مجھے پانچ سورپے ماہواریتے تھے“

” تو پھر اس کا حصہ کیا ہے؟“

” کم انکرما پتے نکل میں تی سی سیہوئی تنظیم کا خود پڑا شت

” اچھا تو کیا ہم بچھا، اس کے میے کام کریں گے؟“

” کون...؟“ اس نے دروازے کے قریب جا کر پوچھا۔

” دیکھیں؟“ باہر سے آواز آئی۔

” نہیں کر سکتا اس یہے الحال بیرونی ہے کہ اُن سے فریب رہ کر ان کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں!“

” دو قوشیک ہے یعنی مارک ایوان کا قریب میں پسند ہیں کرتی؟“

” تم درست کیوں ہو؟ میں تم سے فتوہ نہیں روں گا...“

مارک کی پڑیاں توڑ دیں اگر اُس نے تمہارے سلسلہ میں کوئی خلاصہ قدم اٹھایا۔

” میرا دل نہیں چاہتا“ وہ منشائی۔

” دیکھو جب تک اُن کا تبعیق قع نہیں ہو جائے گا تم اُزادی کا ساش نہیں لے سکتی“

” تمہاری رضی... ویسے میں مارک جیسے رکھو۔“

” دیکھو بے پوش تھا اور زکر زکر کر سامنے نہ رہتا۔“

تاریکی پھیل رہی تھی لیکن دیکھپ کا کہیں تباہ تھا۔

” بُوسی کر کے ہی میں مقید ہو کرہ گئی تھی دیکھپ کی ہمایت کے سطاق اُس کی والبی تک اسے کرے ہی مک مخدود رہتا۔“

” بُجب آدمی ہے؟“ اس نے بڑا تھوڑے انگوٹھی کی ایجاد کی۔

” اور آسمیتے کے سامنے جا بھڑی ہوئی۔“

” وہ ہوچ رہی تھی، بدعاشوں کے ساتھ رہ کر اتنا شریف ہونا رجیع حیرت انگریز ہے: پھری رات وہ دو قلعے اسی کر کے میں سوئے تھے اور وہ کسی مضمون تھے یہ طرح جس کروٹ لیٹا تھا، صبح تک اسی حالت میں پڑا خڑائے لیتا رہا تھا۔

” ابھی اُس کا ایک آدمی سامنے گیا تو بُوسی مجھے جانتی ہے“

” بُجب آدمی ہے؟“ بچھے کوچھ سچھا تھا۔

” مارک ایوان کے دو آدمیوں نے آن کا راستہ روکا تھا۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ دیکھپ کا جگڑا کا بھی ہو گا۔“

” دیکھپ اُس کا نام بھی حسرد جم غم کا آدمی ہے؟ پھر یہ مخفی خیرگان تھا۔“

” موجود ہے سڑا یون؟“

” اگلی گاڑی کے پھر جنے کے بعد عمران نے اپنی گاڑی اسٹارٹ کی۔ اگلی گاڑی کا دریور بڑا مشائق معلوم ہوتا تھا۔ اس نے شروع ہی سے خیال رکھا تھا کہ عمران کو شائرول کا نشانہ آسانی سے نہ لینے دے۔

” عمران نے پائیں بڑھتے سائیننگ سنبھال رکھا تھا اور اس کے دامنے پا تھیں ریلو اور بچھا۔“

” دفعہ اس نے ایک بیلی پر دیا ذرا اور گاڑی ہوا ہو گئی۔ اگلی گاڑی کے قریب پہنچنے والی بُوسی نے بُنجی کا نام دیا۔ وہ دھمکے کے بخوبی تو درست کر چکا تھا وہ بُن پڑی۔“

” ٹھیک اسی وقت دروازے پر درست ہوئی۔“

” کون...؟“ اس نے دروازے کے قریب جا کر پوچھا۔

” ”تمہارے انتظار نے تو تھا دیا۔ کہاں عنایت ہاگئے تھے؟“

” اپنی خبر نہیں ہے؟“

” کیا مطلب؟“

” اب تم اپنی اصلی شکل میں آجائو؟“

” کیوں...؟“

” پہنچے میں تھا ری میک اب ختم کر دیں پھر تا افلما۔“

” پھر پڑی جلدی میں اُس نے اُس کا جیہہ صاف کیا تھا۔“

” اور اب تم مجھے بڑی بھی انکشاف کیا دیکھو...“

” اس نے کہا۔“

” شکریہ؟ اُس نے کسی قدر بھک کر کہا۔“

” مارک ایوان کے رخصت ہو جلتے کے بعد وہ بُن پڑا تھا اور بُوسی اُسے بُرا سامنہ بنانے کی تھی۔“

” عمران دیوار دیوار سر کے فرار تو کتنی موچیں...“

” بُوسی کی طرف پشت کی کھڑا تھا۔ جانک مُڑا تو بُوسی کی دیکھنے کی دعا را اسے بُردستک دی دو قلعے خیوں ہو گئے اور عمران نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔“

” کمرے میں داخل ہوئے والا خود مارک ایوان تھا تو بُوسی بُوکھلا کر کئی قدم پتھے پتھے پتھے پتھے۔“

” یہ بہت اچھا ہوا کہ تم بیان چیل آئیں“ مارک آہستہ سے بولا۔ بُوسی صرف ایک بارہی اُس سے نظر ملا سکی تھی۔

” ہونوں پر زبان پھر کھڑا کھڑا چا لینک نہ کاہی۔“

” کیا تم اُس آدمی کو اچھی طرح جانتی ہو؟“ دعست مارک نے عمران کی طرف ہاتھ اٹھا کر پوچھا۔

” مجھے تھے زیادہ غلب جانتا تھا میں تو بُوسی نے سخوم بیجے کہا۔“

” تم نے اسے غلب کے سامنے کیوں دیکھا تھا؟“

” اسے ہی تو جھے آن لوگوں کے تھے سے نکال کر لایا تھا۔“

” غلب نے غالباً کی تھی کہ اسے باہر ہی پچوڑا دیا، ورنہ حالات دوسرے ہوتے۔“

” مارک چھوڑی دیتک پھر سوچتا پھر بولوا“ یہ ایک بات تھے فی الحال تم..... بُنیلیں نیم رہو۔ کل گیارہ بیجے تک مٹی کھر دیا جائے کہ اب تھیں کیا کرتا ہے؟“

” ” جیسا آپ فریانیں جناب؟“ عمران نے کہا۔“

” مارک ایوان اس دیوار میں بُوسی کو بھری نظریں دیکھتا تھا، والبی کے یہ مفترے سے پہنچے اُس نے لُوہی کی طرف مصالحت کیے ہے ماہقہ بڑھاتے ہوئے پوچھا۔“ اس آدمی نے تھا۔ مارک ایوان صاحب دیڑھڑا دیں گے؟“

” ” یہ تم نے کیا کیا؟“

” اچھا تو کیا تم بچھا، اس کے میے کام کریں گے؟“

” تو پھر اس کا حصہ کیا ہے؟“

” کم انکرما پتے نکل میں تی سی سیہوئی تنظیم کا خود پڑا شت“

” نہیں کر سکتا اس یہے الحال بیرونی ہے کہ اُن سے فریب رہ کر ان کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں!“

” دو قوشیک ہے یعنی مارک ایوان کا قریب میں پسند ہیں کرتی؟“

” ” تم درست کیوں ہو؟ میں تم سے فتوہ نہیں روں گا...“

” مارک کی پڑیاں توڑ دیں اگر اُس نے تمہارے سلسلہ میں کوئی خلاصہ قدم اٹھایا۔“

” میرا دل نہیں چاہتا“ وہ منشائی۔

” دیکھو جب تک اُن کا تبعیق قع نہیں ہو جائے گا تم اُزادی کا ساش نہیں لے سکتی“

” تمہاری رضی... ویسے میں مارک جیسے رکھو۔“

بندی ناکریست غائب تھا۔

”تم کوئی بذریعہ تو نہیں“ لوگی جھنگا کر جوں۔

”بدترین ایکن اب تویی کی حقیقت سے تم اس ہوں میں

قیم نہیں رہ سکتیں“

”کیوں...؟“

”مسڑھپ دوسرا شکل کی تھی۔“

”اوہ... تو تم نے رسمی مسٹر ڈھپ نامہ درج

کر لئے تھے“

”باکل...؟“

”تو پھر...؟“

”پکسری نہیں مادام تویی اینڈ باؤڈی گارڈ کے لیے دو

کمرے بک کرچکا ہوں“

خفیجیں اور صدر قلعہ پر الگ الگ کروں میں

مقیم تھے۔ جیسیں خالی ٹھہر تھا یعنی دل بہلانے کو لا سیکل

رکھ پہنچ کوئی کتاب پاں ہیں تھی۔ اس یہ جزیسے میں

اسی لائبریری کی تلاش خرد ع کر دی۔

پوچھچہ کرتا ہی پھر رام تھا کہ ایک شناس اسی شکل

دھانی دی کہیں دیکھا تھا لیکن یاد نہ اسکا کہ اور کہاں

سامنے ہوا تھا۔ اس نے جیسیں کوتا یا کوہا ایک بڑے آدمی

سے واقعہ ہے جو اپنی لائبریری باہر کے شانقین کے لیے

بھی کھلی رکھتا ہے۔

اس کے بعد اس نے جیسیں کہوڑا سیکل پر بھایا تھا

اور ایک طرف روانہ ہو گیا تھا کاڑی بہت زیادہ شور پا

رہی اور جیسیں تھی تھی کوئی کھنگو کرنے کے نوٹس میں تھا۔

درست اسی پہنچ دکو لا سیکل ادب پر ضرور پور کرتا۔

پھر دیر بعد کاڑی ایک تلخ عمارت میں داخل

ہوئی تھی اور وہ آدمی اسے ایک کمرے میں بھٹاک جانا تھا۔

جیسیں دل ہی دل میں خوش، اُغوار ہر کہ شاید وہ اس

بڑے کوئی سے اس خوش ذوق آدمی کا تعارف لیجاتا تھا۔

ہا ہتا ہے لیکن اس وقت اس کی ہمکھوں میں تارے ناج کئے

ہے۔ اس نے اپنے مامنے بلڈ آگ قسم کے ایک سفید فنام

لیٹنکی کھڑے رکھا۔

اے ساختا نے والا قریب بت کھڑا کہہ رہا تھا۔ مجھے

یقین ہے جناب کے جیسیں تھے؟

”جیسیں نے اس کے ما تھیں یا لوگوں کی دیکھا، جس کا نئے

کیسے میں ہیچ کر عمران نے مارک اپولن سے قلن پر

را بطب قائم کر کے اسی کوئی سے مطلع کرتے ہوئے گاہ۔

”میں نے احتیاط رہا ش تبدیل کی ہے“

”اوہ... اچھا کیا۔ اسے چھوڑو“ سی لو ساختے کر

یہ جھوٹا ہے۔ اس نے دارجی بوجھ صاف کر دی میں اور

بس یہ سوچی صد میں ہے جناب“

”کی مطلب؟“ جیسیں بوجھ کر لے رہا ہو گیا۔

”تمہارا نام جیسی ہے؟“ غیر ملکی عزیزا۔

”جیسیں تو میں قوم راشارت اللہ یا گ بھوئی“

”یہ جھوٹا ہے۔ اس نے دارجی بوجھ صاف کر دی میں اور

”کیسے نہیں رہ سکتیں؟“

”کیوں...؟“

”مسڑھپ دوسرا شکل کی تھی۔“

”اوہ... تو تم نے رسمی مسٹر ڈھپ نامہ درج

کا پتا لے چکوئے“

”باقی اسی بھی تھا۔“

”باقی...؟“

”تو پھر...؟“

”پکسری نہیں مادام تویی اینڈ باؤڈی گارڈ کے لیے دو

کمرے بک کرچکا ہوں“

خفیجیں اور صدر قلعہ پر الگ الگ کروں میں

مقیم تھے۔ جیسیں خالی ٹھہر تھا یعنی دل بہلانے کو لا سیکل

رکھ پہنچ کیوں کو جانتے ہوئے؟“ سفید فام کوئی نہیں بھی میں

اسی لائبریری کی تلاش خرد ع کر دی۔

پوچھچہ کرتا ہی پھر رام تھا کہ ایک شناس اسی شکل

دھانی دی کہیں دیکھا تھا لیکن یاد نہ اسکا کہ اور کہاں

سامنے ہوا تھا۔ اس نے جیسیں کوتا یا کوہا ایک بڑے آدمی

سے واقعہ ہے جو اپنی لائبریری باہر کے شانقین کے لیے

بھی کھلی رکھتا ہے۔

اس کے بعد اس نے جیسیں کہوڑا سیکل پر بھایا تھا

ذرا ہی سحد دیں اسے بیس کر دیا گیا۔ اس کے بعد

ان کو یکی تھیں تلاش کرنی پڑی تھی کیونکہ مارک اپولن

اصل کارڈہ گاندی بو جوں تھا۔

اس کی دلوں میں لیکن چیر کر الگ الگ دو سو نوں

باندھ دی کجی تھیں یہی حشر دلوں پا تھوں کا ہوا تھا اور

اسہ دھرمی اسی تھیں اسی طرح کراہ رہا تھا۔

”لکھیں پڑھتی رہی۔ ہمیں یہ تو خوار مسکے دو آدمی بڑا

اکس سے سامنا ہوا تو جھوٹتے ہی پوچھ بھیجا۔ فلیز سے

کہاں پڑے گئے تھے؟“

”میرا خالی سے کہیں نے وہاں کچھ ختمہ اور میں کویجا

سختی سے ہوڑت بھیج کر اپنا بھی ترک کر دیا تھا کہ بھیں کو اپنے

وقت کچھ ایسے افاظ زبان سے نہ تکل جائیں جس سے ظفتہ کی

نیت نہیں ہو جاتے۔

\*\*\*

عمران نے پکسری میں مشتعل ہوتے وقت صدر کو سلطان

کر دیا تھا اور ہلماں کر دی تھی کروہ لوگ بھی میں آجھاں

جس کا نئے

کیسے میں پوچھنے والا کون، ہوتا ہوں؟“

”کیوں...؟“

”خواہ خواہ کی یہ گناہ کو مارنے سے کیا فائدہ؟“

77

"اور اے؟" مارک نے تو سی کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ اس کے ساتھ نہیں تھی"

"باقھر زمین میں سچی سڑاکوں بیگانے بول پڑا ہے غاباً

اپ میرا مطلب بچھ جائے ہوں گے؟"

"یہ جاؤ؟" مارک طاقت ہلاکر بولا اور وہ دوفول چلے گئے۔

آن کے جاتے ہیں عمان بھی اٹھا تھا اور دروازہ بولتے

کرتے ہوں گے؟" مارک اسکے کام کے آجائے کا اور ہم گفتگو رہ سکیں گے؟"

"ڈرامی موچھوں اور بڑے بالوں میں"

"یہی گفتگو؟" مارک اٹھا ہوا گزرا۔

"اس کے مقابلے کے بارے میں؟" عمان نے تو سی کی

طرف اشارہ کیا۔

"کیا مطلب؟"

"اس نے خواہ دو اپنی بھی بھلی زندگی بر باد کی ہے"

"تم کی کہتا جاتے ہو؟"

"مسٹر فلپ نے دوسروں کو بڑی بڑی رقمیں دی تھیں اور

اس پر جو اسی سے محض دو سی میں کام کوالا تھا"

"ہوں... تو تم مجھ سے رقم و مول کرنا چاہتے ہو، مجھ سے

مارک ایون سے؟" مارک کے لیے میں سفاقی تھی۔

"صرف ہی نہیں بلکہ مجھے ذکر ان حکم کا پتا بھی چلے ہے؟"

"تم داکٹر ان حکم کو کیا جاؤ؟"

"مسٹر فلپ...؟"

"بُکاں... فلپ تم کا لے گوئی پر اس حد تک اعتماد

نہیں کر سکتا"

"جتنی گاںیاں دل چاہے ہے تو... لیکن تو سی کو کم از کم

بچا کر، ہر اڑی بھی دینے ہی پڑیں گے؟"

دفعتہ مارک ایون نے پول اور نکال لیا اور عمان سبکو۔

"در دارے کا بولت گرفا اور نا ممکن اور اٹھائے ہوئے... باہر

نکل چلو؟"

"کیوں مذاق کر رہے ہو؟" عمان نہیں پڑا۔

"ماخا و پر اٹھاؤ؟" مارک دل دل۔

"حلق میں خلاش آجائے کی پیارے... اس طرح منجھو!

ویسے میں اپنی طرح جانتا ہوں کہ وہ ساذش پر وف ہے۔

کسی قسم کی بھی اواز باہر نہ جائے کی تم فاسٹر کے دیکھ لو؟"

"یہ کیا کر رہے ہو... ت... ت... ق... ...؟ تو سی رو ہا اسی

اوائر میں چلتی۔

"فلینیز کے کہہ نہیں سات میں؟"

"عمران کہا ہے؟"

"میں نہیں جانتا ہیں"

"تم نے اپنا تھیکیوں بدل لیا؟"

"پولیس اور فلینیز کے تھیں ہماری تلاش میں تھے"

"ای طرف کا کہہ کیا ہے؟"

"ڈرامی موچھوں اور بڑے بالوں میں"

مارک نے مشین کا سوچ اُپ کر دیا۔ روشنی غائب ہوتے

ہے اس طرف جو ٹکڑ کر آکر کیمیں ہوں میں میسے اب تک مخفی

غنوٹل کی حادثہ میں ہاں ہو۔ مارک نے ہاتھ پر صادر مخفیں

"تم نے دیکھا؟" مارک عمان کی طرف فلکر بولا۔

ٹولی والیں نے پرانگل کھو دی۔ میں کے چہرے پر پہنے

والی روشنی کی اگر نیز تھی تو گئی۔

"میں پہنچنے لگا۔

"ای نام بتاؤ؟" مارک دل دلا۔

"بھنی... وہ چوتا۔

"تم غیر الملک کے ساتھی ہو؟"

"ہاں میں ان کا مسلمان ہوں یا جواب ایک طویل چڑھتے

صوت میں ملا۔

"وہ اس وقت کہا ہے؟"

"عمان کو پہنچو لادہ جس کی طرف دیکھنے کا مقصد تھا اس نے اے

پہچان لیا تھا جس کے علاوہ اور کوئی نہیں پہنچتا۔

"تھوڑی درجہ ایک آدمی ایک طریقہ میں ملکیت ہوادار

لیا جس پر قلم و جیکر قلم کی کوئی چیز تھی جوئی تھی اس کا

چلک سوچ جو درجہ کے ایک ساٹھ میں کامیابی کیا۔

"اے، اکٹھا کی قریب کھڑا تھا فتحی پر وحاشی

"جیسی بائس کی مریضی

لوسی دیوالوں کے سے انداز میں عمان کا بازار پکڑ کر

جیون پڑیں چلتیں۔ تم ایسی کوئی غیر اسلامی رکت نہیں کر دے"

مارک ایوں ایک نزور دار قہقہ لکا کر بولا۔ "میرے

دوست قلب کو ماڑا خالص انسانی قلب تھا"

"میں نے ظفر پر فائز کیا تھا"

"ظفر مررتا تب بھی وہ فعل غیر انسانی ہی تھا؟" مارک

خراک بولا۔

"لوسی ٹھوٹکی ٹھکر دیکھا کر بولا۔" تم یہ

کیوں بیویوں جان کوکھوں تھہاری تلاش میں ہے؟

"لوسی کچھ پہنچنے لگا کر رہا ہے تو گیا اور پورے

جنم میں پھر تھری بڑی تھی۔

مارک ایوں کچھ سوچ رہا تھا۔ چھوٹی چھوٹیں سپنی

ہوئی تھیں اور پیشان پر ٹھوٹکی ڈگنی تھیں۔

وہ فرشتے کہنا پڑے کہا؟"

وہ انہیں ٹھوٹکوچھ لکا کر جلا کیا تو سی عمان سے بھی کھڑی

کی سی ہوئے پہنچی طرح کاپ رہی تھی۔

"ڈرو ہتھی؟ عمان ہنس کر بولا۔

"تم کی واقعی اس کو قتل کرو گے؟"

"میرے مذہب متصصر ہے تم اس چیکر میں نہ پڑو؟"

"خدا کے یہ مجھے ہیاں سے نکال لے چلے یوں

عمان کی پہنچتی ہی دال تھا مارک والیں آگیا۔ اس کے

ہونٹوں پر سفاق سے منکراہٹتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا...

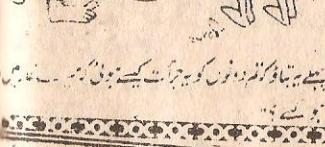
بیسے اس ذشوہر کا حل اس کے ہاتھ آگیا ہو۔

"ہمارے یہ کچھ جی ناہم ہیں" اس نے عمان کو گھوٹتے

ہوئے کہ پہنچتے پہنچتے میں اس سے سب کچھ معلوم کر لیا۔

یک کتفتھی کے کاریں سلیمانی رہائی ہو گئے تھے اب وہ فرام

کر رہے گئے۔ قم ایسی دیکھو گے"



"تھمارے یہ سڑ ماک ایوان سے بچاں ہزار ضرور  
دول کروں گا؟"

"جس کچھ نہیں چاہئے وہ ہنری اندازیں جیتیں۔ جسے  
جنے دو!"

ماک شمس سے پاگل ہوا جاتا تھا۔ اس نے عمران پر  
فائز جو نک مارا۔ اسوی پھر جیتی... عمران پر جمل کر دو جائے تھا۔  
ماک نے تھقہہ نگایا جس پر خوشی سے زیادہ جعل بست  
کا عضر غالب تھا۔

"نم... بچھ جانے دو!"

"تم... اب جسے اس سازش کے بارے میں بتاؤ۔  
فلپ کا خون نہیں نے معاون کر دیا تھا!"

"لوئی نے عمران کی طرف دیکھا، جو فرش پر بے حوصلہ  
اووندھا پڑا تھا۔

"اوصرت دیکھو... وہ جنم رسید ہو چکا ہے؟"

"نم... میں کچھ نہیں جانتی کہ اس نے ایسا یوں کیا؟"

"اس کو تم نے فلب کے ساتھ دیکھا تھا!"

"ہاں... آں میں نے دیکھا تھا، ورنہ اس پر اعتماد کیے  
کیلتی...؟"

"اے... نے بچاں بے اسکی بات کہنے کی تھی،؟"

"میں کچھ نہیں جانتی"

"پروفیسر الیگم کے بائیے میں کیا جانتی ہو؟"

"کچھ بھی نہیں... میرے لیے یہ نام بالکل نیا ہے!"

"اگر زندہ رہنا چاہتی، تو اب اس عمارت سے بالکل کا  
لئوٹو بھی نہ کرنا چلو... باہر چلو...!" ماک نے کہا اس بار اس  
کا بچھ زرم تھا۔

"مجھے نہ پھوڑو گے! وہ نعمت پشت سے عمران کی آواز  
کئی... پھر جتنی دیر میں، ماک اس کی طرف فڑھتا عمران نے اس  
پر جھلانگ لکھا۔

لوئی بولکھا کر دیوار سے جا بھی تھی۔

ماک تو قع سے کہیں زیادہ ثابت ہوا۔ اس نے عمران  
کو پہرے جھٹک دیا تھا۔ ایک بار پھر اس کا رویہ نکل آیا۔

بلکہ پے درپے پلائی گولیاں بھی اگلی دیں۔

ومران بڑے لینداں سے سُنگ اُرٹ کا منظاہر کرتا  
رہا۔ گولیاں دیوار پر گل کر اچھت رہی تھیں۔ ایک اچھت  
ہوئی گولی ماک کی پیشانی پر بھی بھی اور اس میں اتنی قوت باقی

تھی کہ وہ پیشانی کی کھال پھاڑ دیتی۔

جلد ہٹتے ہیں اس نے خالی ریو اوندر مگر ان پر پھر یک ماک  
یکن وہ بھی دیوار پر سے گل کر فرش پر گل تھا۔

اس بار ماک نے عمران پر چھلانگ لگائی تھی... اور

اووندھے مذہب فرش پر کاملاً جو اس نے دیکھ رہی تھی... اور

گولی پہلے ہی اس کا چھرہ ہوا ہیاں کر دیا تھا۔ دیوار سے اچھت کر لکھتے ہیں

عمران اب اس کی پشت پر سوار نظر آیا۔ گورن میں

پھٹکی اور ڈال دی اور بار بار اس کا فرش پر مار رہا تھا۔

ماک کسی رنجی صیغہ سے ہر ڈکھ کا تاریخ۔

"بیوو... دیتے ہوو... بچاں ہزار یا نہیں،" عمران نے  
مخدہ اڑائے والے اندازیں پوچھا۔

"نم... چھوڑو... میرا خون خالج ہو رہا ہے؟" ماک  
بھر انہیں آوازیں بولا۔

عمران اسے جھوڑ رکھا۔ ماک نے خود سے اٹھنے کی  
کوشش کی یکن ناکام رہا۔ عمران نے اسے سہارا کے کھنکھا

اور ایک سوخ پر ڈال دیا۔ ماک نہیں ہر ڈکھ کا دوڑی  
نے صرف تو سوچ دھایا میتا کا اگر ماکھوں سے اختلاف رائے

ہو جائے تو اس طرح پیش آتا ہوں؟" اب

خون بن دی گھوٹ کر زوال سے خون خشک کر کے نظم کی وعیت  
کا اندازہ لکھنے کی کوشش کرنے لگا۔

بالفو  
پاٹن جاؤر فوخت کرنے والی

ایک دکان میں ایک عجیبی، پر فلک لینک متول

شا توں ٹھیں اور ماک کے سلاسل ایک سڑا پاتھا نہار کار

پر گیا ہوئے۔ اس شریع تھا، آئے دن پوچیں کھانا رہتا تھا۔

رفت رفت اس کے ہر طبقے میت فلامبری اور حادثہ مدنی  
اندازہ ہوتے ہیں اور اب یہ عالم ہے کہ... اوہ خالج

مال دکان کے کچھ حصے میں گلہ پر تبدیل کر کے لوٹا۔

مش اس فرش مژون نہ اتنا ہے؟" اس نے بھی  
ساعت مندی سے کام۔

لہجہ اقبال

ہفتہ  
رواںے پر گفتگی کیے ہے۔

کی کوئی عورت ہے؟"

میں قیم کے ساتھ میں کہتا۔ اس کے سر پر بے بن

کام بھیں بچا رکھتے ہیں۔

ماں ہنس کر لکھا۔ اور میرا یہ عالم ہے کہ کچھی غصہ

نہیں آتا میں اگر اسجا ٹو گولیاں بھی مجھ سے کھڑک نکل جاتی ہیں؟"

"تم کوئی خیسٹ رو ج ہو؟"

"معاونت کی بات کرو... بس؟"

"باں؟ ایک طنزی ہے جیسے میں بولا کی تم سمجھتے ہو کر اب  
بھی تمہارے فریب کی کیا بات ہے بس؟"

"اس میں فریب کی کیا بات ہے بس؟"

"تم نے داکتر المکھم کا نام بیویوں یا اتحاد؟"

"نام نہیں یا اتحاد بلکہ اس کا پتا پوچھ رہا تھا؟"

"کیوں؟"

"بچاں ہزار اس سے اپنے یہ ڈول کروں گا۔ اس نے  
مجھ خواہ بخواہ بہت پریشان کیا ہے؟"

"تم کوں ہو؟" ماک نے اٹھنے کی کوشش کی یکن عمران  
باتھ اٹھا کر بولا۔

"چپ چاپ بیٹھ رہو، ورسی کی دوسرا جگہ سے خون  
نکل پڑتا ہے اور تمہاری آبہانی والہ محترمہ کی صلوٰاتیں سنئی  
پڑیں گی؟"

"تم بھاں سے زندہ بچ کر نہیں نکل سکو گے؟"

"تمہیں تم کیے لفیر کرے سے باہر نہیں نکلوں گا۔ مطمئن  
ہوئے جانتے ہوں کہ بیان کے کمرے کسی انداز میں سا فہم  
پروفیٹ نہیں ہیں۔ تو پہ بھی چل جائے تو باہر آواز نہیں

جبلتی ہے؟"

ماک کپھرہ بولا۔ تو میں عمران کے شالتے سے بھی کھڑا  
سیک رہی تھا۔

"نکل چلو، ہیاں سے نکل جاؤ اگر اسے باہر نکلنے کا موقع  
مل گی تو پھر انکن ہو گا؟"

"تم خوشی سے اُوھریٹو؟" عمران اسے الگ بھتا  
ہوا بولا۔

"مجھ بچاں ہزار نہیں چاہیں؟"

"اپ تو یہی تباہ سے نکل گیا ہے... ہو کر رہے گا

جاڈا دھر پھوٹو؟"

"نم... میرے پاس کیش نہیں ہے؟" ماک غمزرا یا۔

"تو بھر میں تمہیں اپنے ساتھ رہ جاؤ گا؟"

"کیا بچاں ہے؟" ماک اچھل کر کھڑا ہو گیا... میکن  
دوسرے ہی لمحے میں عمران کی لات اس کے سیٹ پر پڑی

اوہ دھو قسم سمت دوسرا طرف انت گی۔

81.

"خدا کے لئے نکلو یہاں سے؟" لوئی پھر منہنائیں لیکن عمران اُس کی طرف تو جو دیے بغیر مارک پر لوٹ پڑا اور دوبارہ اٹھتے کا موقع دیے بغیر اپنی ٹانی سے اُس کے دلوں ہاتھ پشت پر باندھ دیے۔

مارک پر بردہ مارے جاتا تھا اور عمران کی طرف سے یہ دھمکی بار بار دہرا جائی رہی تھی کہ کسی دوسرا جگہ ترب نگاہ کر تو عنکبوت کمال دے گا۔

ماہقہ باندھ دھمکنے کے بعد تارک کے ٹانڈوں سے پر بھی...  
باندھ سے بجھوپیں ایک الماری میں پڑے مل گئے تھے... پھر دفعہ عمران نے اُس کی دونوں کپٹیاں دبائی شروع کیں اور وہ چھٹے چھٹے فاموشن ہو گیا "عمران ہمیں کی طرف دیکھ کر بولا۔

"تم جا کر اُس کے کبوتوں پر یہاں پہنچاوے۔"  
سلیح آدمی انہیں دیا، جو چھوڑ کر چل لگا اور تھوڑی دیر بعد اُس اُندی کے ساتھ والیں آیا، جو کچھ دیر پہنچے ہمیں کے لیے مشین لیا۔ مشین ساتھی خون کے ساتھ بھی عمران نے ملائی شعباد لی اور ہمیں کو آگے آگے جلتے کا حکم دیا۔  
لکھے کے ساتھ سے ہنچ کر مولا۔ باہمی سخنان پڑی تھی۔  
کوئی اُس کے تھجھی نہیں آیا تھا۔  
ہمیں کہیت کرے میں داخل ہوا مارک بستوں بے ہوش تھا جیسے جیسے کارہیں نے اُسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"کی تھیں یاد پے کرم تے اپنے ہمیں ہونے کا اعتراف کر لیا تھا؟" عمران نے اُس سے پوچھا۔  
ہمیں کھاکش کر بولا۔ جناب غالی لکنی بار بیتاول کیں مزا اپشارت اللہ بیگ ہوں؟"

"تم یہ سب کیا جاؤ؟"  
ہمیں پہلے بھی میرا قیام رہا ہے۔ آخر مسٹر مارک ایلوں میرے پاس بھی تو ہیں، وہ بائیں انہیں دبکر بولا۔  
عمران اسے لفڑی سے دوڑے جا کر آہتہ سے بولا۔" یہ جانتا ہے جد ضروری ہے کہ تمہیں یاد ہے کہ نہیں؟"

"تت... تم کون ہو؟"  
یقراط۔" عمران نے آواز بدیے بغیر کہ اُر ہمیں تھی اسے اندازیں آنکھیں پھاڑ کر بھل پڑا۔ اور ہمیں اس نے پاکلوں کے سے اندازیں ٹوٹتے ناچا شروع کر دیا تھا۔  
لوئی نے غولی سانش کی۔ ہوش میں آجائی "عمران اُس کو گدن پڑکر بولا۔

"یس سر... یس سر... جی نہیں مجھے قطعی یاد نہیں کر میں نے اعتراف کیا ہو۔"  
اس سے ہمیں اُس مشین کی ملاش تھی، جو اُس پر آزمائی تھی۔

ہمیں ایک لکھے میں پیٹھا مل گیا تھا۔ ایک سلح آدمی کرے دروازے پر بھٹکا تھا۔ اور ہمیں کے ملاٹھ پشت پر بندھتے ہوئے تھے اور چمچ ویران ویران ساختا۔  
عمران نے اُس سے کہا کہ وہ ہمیں کو مارک کے پاس

تار خاصا بڑا تھا۔ اس پیاس جھکتے ہے اس اسی سوچ بورڈ کے چہرے پر پڑتے والی تیز روشنی خاتمی تھی۔  
عمران نے فوری طور پر مشین کا سوچ بچ آف کر دیا اور مارک کر بھکا تھا، جب وہ ہمیں پر آزمائی گئی تھی۔  
مارک کی رنجی جانور کی طرح چیختے ہوئے تھے پھر تدریجی آوارجتھی کا تھا وہ صرف پہلا بھی تھا۔  
بہلہ میں دستے ہی بور و شی خارج ہوئی تھی اُس نے مارک ایلوں کی آنکھیں کھوں دی تھیں۔ دوسرا میں دبا تو اُس کی رنجی اور بالآخر وہ بھرے بے سس و حرکت ہو گئی تھا۔  
سب کچھ چوپتے ہو گیا "عمران ہمیں کی طرف دیکھ کر بولا۔  
کیا مطلب؟"  
میں سوال کرایا  
اتی درستک مسلسل اُس کے چہرے پر روشنی نہ ڈالنی۔  
چھا بھیتے تھی۔  
اپ یہ سب کچھ تھم بھی کر دو، ورنہ میرا مارک فیل ہو جائے گا تو میرے باقاعدہ طور پر روتے ہوئے ہوئے کہا۔  
عمران نے فاشی جیب میں رکی اور نوٹی سے بولا۔  
مجھ افسوس ہے کہ اپ میں اُس سے تمہارے لیے ملین پاپیں ہزار مولوں نہ کر سکوں گا۔  
خدا کے یہ بیان سے نکلو۔  
یاں... یاں... یقیناً یا۔  
مارک ایلوں کے ملائیں عمران پر اُس کی حصوصی عذایاں دیکھنے کے تھے اور انہیں علم تھا کہ وہ نوی سیست کس کرے میں موجود ہے باہر ہوئے بورڈ پر سرخ بلب کا مطلب یہ تھا کہ ملائیں خلیں اندازی سے باز رہیں۔  
عمران نے نوی کے پانچھی تیش پر باندھتے اور اُن دونوں کو کرے سے نکال کر باہمی میں کھڑا کر دیا۔  
اُس سے پہنچے وہ بے ہوش مارک ایلوں کے ملائیں پر کھوں چکا تھا اور اس طرح صوفی پر ملادی تھا جیسے خود ہی بیٹ کر سو گیا ہو۔  
مارک کے ملائیں دیکھتے ہی وہ گئے تھے اور وہ اُن تین...: "تین..."  
عمران نے جیب سے ڈائری اور بینسل بکالی اور اُن کو کے نام اور پستے فوٹ کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔  
پھر مارک ایلوں لوٹ رہا تھا اور بینسل تیری سے ڈائی دو قلعوں کو ساختھی پیدا ہوئے باہر نکلا آیا تھا۔  
وہ گلزاری باہر بوجو جو جی بوجو عمران کو مارک نے اُس کے استعمال کے لیے دی تھی، دونوں کوچلی سیٹ پر بھٹک کر کر عمران نے ایٹھے بھک سنبھالا۔  
کچھ درج وہ پکیزہ میں تھے عمران نے غفرنکو تلاش کر کے ہیں کو اُس کے حلقے کرنے لگئے تھے اُس کی اوانگ کرے میں گوچھی تھی۔ اُس کے بعد صرف مارک ایک کی اوانگ کرے میں گوچھی تھی۔  
پھر تے نظر آؤ۔ یہاں تمہاری بوجو جو جی بوجو نہیں ہے۔" اُس کی آدمی اُس کے سامنے لاکر اندازہ کرنے لگا کر روشنی کا داڑھ جھپرے پر ہی پڑے گا یا نہیں۔ پبلک کا جملہ پورا نہ کر سکا یہ نہ مر عمران نے اُس کا شاندی پھک کر ہے۔

لے جائے گا۔ عمران کو وہ پہلے ہی مارک کے ساتھ دیکھ چکا تھا۔  
ہلہ اُس نے جیس کو اُس کے حوالے کر دیا۔

"کتفیش بھی چاہیے۔ میں ہی سے جاؤں گا؟"  
ناگر انچارن ہے۔

"تم جا کر اُس کے کبوتوں پر یہاں پہنچاوے۔"  
سلیح آدمی انہیں دیا، جو چھوڑ کر چل لگا اور تھوڑی دیر بعد اُس اُندی کے ساتھ والیں آیا، جو کچھ دیر پہنچے ہمیں کے لیے مشین لیا۔ مشین ساتھی خون کے ساتھ بھی عمران نے ملائی شعباد لی

اوہ ہمیں کو آگے آگے جلتے کا حکم دیا۔  
لکھے کے ساتھ سے ہنچ کر مولا۔ باہمی سخنان پڑی تھی۔

کوئی اُس کے تھجھی نہیں آیا تھا۔  
ہمیں کہیت کرے میں داخل ہوا مارک بستوں بے ہوش

تمہاریں نے اُسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم یہیں ٹھہر دے۔ میں ابھی آیا۔"  
اور اُس کوئی آگیا تو کیا ہو گا؟"

"کوئی بھی نہیں آسٹتا۔ یہ سوچ بورڈ پر سرخ رنگ کا ایک بدب روشن کر دیوں گا، جس کا مطلب یہ ہو گا کہ مارک نکرے میں موجود ہے اور طلب کیے جاتے پر ہی کوئی دوسرا شخص کرے میں داخل ہو سکے گا۔"

"تم یہ سب کیا جاؤ؟"  
ہمیں پہلے بھی میرا قیام رہا ہے۔ آخر مسٹر مارک ایلوں

میرے پاس بھی تو ہیں، وہ بائیں انہیں دبکر بولا۔  
جانتا ہے جد ضروری ہے کہ تمہیں یاد ہے کہ نہیں؟"

"میں یاں... ختم... میں جارہ ہوں گو۔ وہ تدیر کر دی

ہے کہ اُدھٹھکنے سے پہنچے ہوں۔ عمران نے آواز بدیے بغیر کہ اُر ہمیں

تھیں اسے اندازیں آنکھیں پھاڑ کر بھل پڑا۔ اور ہمیں اس نے پاکلوں کے سے اندازیں ٹوٹتے ناچا شروع کر دیا تھا۔  
جانب سے نہ غولی سانش کی۔ ہوش میں آجائی "عمران اُس کو گدن پڑکر بولا۔

"یس سر... یس سر... جی نہیں مجھے قطعی یاد نہیں کر میں نے اعتراف کیا ہو۔"  
اس سے ہمیں اُس مشین کی ملاش تھی، جو اُس

پر آزمائی تھی۔  
ہمیں ایک لکھے میں پیٹھا مل گیا تھا۔ ایک سلح آدمی

کرے دروازے پر بھٹکا تھا۔ اور ہمیں کے ملاٹھ پشت پر بندھتے ہوئے تھے اور چمچ ویران ویران ساختا۔  
عمران نے اُس سے کہا کہ وہ ہمیں کو مارک کے پاس

اعتراف کے بعد یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ انجمم فی الحال کی پریکی اعتماد نہیں کر رہا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مک انکم مارک لیون اس کے سلسلے سے قدر و اقتد ہوتا۔

شہر میں پہنچ کر عمران کو یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ڈاکٹری رات دوست قضاۓ سائز گہن کے ایس ساتھی کو موٹ کے گھاٹ آتار دیا۔ اب ڈاکٹر داور تک رسالی نامنک ہوتی یہ کوئی حکومت کے بعض ذمہ دار اس وقت ڈاکٹر کے پاس موجود تھے عمران اسی سیک اپ میں تھا جس میں پھری دوپیار ڈاکٹر داور سے مل چکا تھا۔ استھانا رکا ہے میں قریبیا دو گھنیا پڑا اس کے بعد ڈاکٹر داور سے ملاقات ہو سکی وہ عمران کو دیکھ کر تباخ بھی میں بدلے تھے جس حریکے کا ذکر کیا تھا۔ اب تک نہیں پہنچا ہے؟“

”میں نے کسی دوسرے سے بھونا مناسب نہیں سمجھا تھا،“ عمران بولا۔ وہ اس وقت میرے پاس موجود ہے اگر ہیاں کوئی ایسی پیر موجوہ بوس کے خاتم ہو جانے سے آپ کا کوئی لفظان شہ تو نہیں اس کا مظہر ہو تو جو کروں گا۔“ ڈاکٹر داور اسے عمارت کے اس حصے میں نے بے پاہ بار بڑی بڑی مشینوں کے پچھے بیکار غولداری دھل پڑ پڑے ہوئے۔“ یہ سب خاتم کر دیتے کے ہے؟“ ڈاکٹر داور نے کہا۔“ آدمی ہو تو براہی تو نہیں،“ نویں بھجنلا کر بولی۔“

”آس سے زیادہ گریٹ آدمی آج ہمک میری نظر سے نکالتا تھا اور ایک دھنپے کا نشانے کر رکھ ڈب دیا۔ ادھوں کی بلکی گریج یہ ہمیں اور دھانچانظر وہ سے غائب ہو گیا۔ نہیں گزرا۔“

”بہت بدھواں معلوم ہوتی ہو۔“

”مشکل ہے؟“ نویں برا سائنسہ بن کر بولی۔“ میں آرام کرنا کرتا ہے۔ البتہ نکڑی یا دوسری نان کو نکڑ کر چیزیں صرف دو مکروں میں تھیں، ہو جائیں گی۔ میں آپ کو اتنا انتظام کرنا پڑے کہ اس کا ٹریکر دہانی سے چلی آئی۔ نویں کی احکاموں میں اُنہیں کے امارت۔“

ڈاکٹر داور عمران کو اس طرح دیکھ جا رہے تھے، جیسے وہ کسی دوسرے سیارے کی خونق ہو۔

سائیکومنشن میں پہنچنے کے بعد عمران اپنی اصلی سلسلی میں لفڑ آئے تھا تو اسی بار پارسے صیرت سے دیکھتی... اوق دربے کا اگنی اور سے صدر اوری معلوم ہوتا تھا۔

”تمہاری اصل سلسلہ دیکھ کر سب کچھ خواب معلوم ہوتا ہے،“ نویں نے اس سے کہا۔“ تجھے تو اپنی شکل کی خوبی کو مت کے گھاٹ آتار دیا۔ اب ڈاکٹر داور تک رسالی نامنک ہوتی یہ کوئی حکومت کے بعض ذمہ دار اس وقت ڈاکٹر کے پاس موجود تھے تو وہی سے مل بیٹھے۔“

”تم سب لوگ ہمہ اپنے بھائیوں میں سے حد شکر گزار ہوں یا نویں نے اس سے کہا۔“ میں نے اسی تھی۔“ اس کے بعد ڈاکٹر داور سے ملاقات ہو سکی وہ عمران کو دیکھ کر تباخ بھی میں بدلے تھے جس حریکے کا ذکر کیا تھا۔ اب تک نہیں پہنچا ہے؟“

”وہ تو دھمک سجا ہے؟“

”اور پھر عمران کس جا فور کو کہتے ہیں؟“ نہیں۔“ نویں پر بھلکا کر ہمیں ہو گئی۔“ جو یہاں پڑی پھر سینگی اختیار کر کے بولی۔“ وہ اسی طرح اپنے کو دوست کے پہنچے اپنی رفتار لیا جائے۔ ویسے مارک کے باہمی خاتم سے پہنچے اپنیں رفتار لیا جائے۔“ مارک بھی خاتم کے بعد ان کے خلاف کوئی واضع ثبوت پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مارک ہی اُن کے جام کا خاتم ہو گا۔“

”اب مارک کے آئی بھارتی تلاش اور شدت سے شروع کر دیں گے،“ نویں نے کہا۔

”فکر نہ کرو۔“

”اور دوسری طرف پاپس ہے،“ نویں ہندی سائنس کے کریلی۔

”پولیس کے فرشتوں کو علم نہیں کشم فلپ کے ساتھ تھیں۔“

”کیا مطلب؟“

”میں نے، ہوائی جوہری تھی۔ محض اس لیے کچپ چاپ میری ایکیوں کو علی جامہ پہناتی رہو۔ اقل درجے کا...“

بدعاشر ہوں!“

”نہیں، تم بدعاشر نہیں، ہو۔ ہرگز نہیں!“

”دیکھونا... نہیں دھوکے میں رکھا!“

”میں اس کی ذرہ بیکار بھی پرانہیں کیونکہ نہیں بیجاں کی تلاش تھی!“

”شکری، اُن نہیں بھتتا تھا ربات اتنی جلدی تھا ری کچھ شش آجائے گی۔“ بہ حال تھیں صرف اسے ہر دفعہ تک اگر آپ نے اپنے بھائیوں میں سے پھرداں کی تھیں تو تھا کہ 100 صفات یہیں پر اپنے اسکل کے بیٹھنے۔“ مارک نے اس کے پیش ای جوہری تھیں آجاتا۔ اس کے بعد قلعی آزاد ہو گی کہ اُن اسے

”سب ٹھیک ہو جائے گا۔“ یہی دلایلی تک سائیکومنشن طرف آجھے بھی ان اخواں سے گا۔“

”میں ہماری شکر گزار ہوں... سوچتی ہوں کہ عمران خود کیا میں قیام کرنا۔ پاہنچنے کی ضرورت نہیں؟“

”چیزیں ہو گئے جب کہ اس کے ممبوی کا رکن ایسے ہیں：“

”اچھا تو پھر ہوں کے کر کرے سے باہرنے کھلانا۔“

”ظفر جیسیں کو اپنے سامنہ لیتا چاہا گیا۔ عمران اپنے کر کرے کی فیریت معلوم ہرگزنا چاہتا تھا یہیں صبح تک اس کے بارے میں کچھ دھانو ہو سکا دوسرا دن آجھے بھی نہ کوئی جزیتیں۔“

”اب کیا ہو گا ڈھپ؟“ وہ کاپتی بھوپی آذانیں بولدے۔“

”تم پتا نہیں کی کہتے پھر ہے ہو؟“

”کچھ سی تو نہیں تھا،“ المحمدی کا پستانہ معلوم ہو سکا۔“

”تم نے پچھا اور لوگوں کے نام اور قسم کی تو بھی تھے؟“

”گیر آدمیوں کے کل اسحاق ہیں جن میں المحمدی اور نہیں کہ پاتا۔“

”دوبہنگ وہ شہر پنج گئے اور آن گیرہ آدمیوں کے پاس مارک بھی شامل ہیں۔ مارک صنان ہو گیا۔ المحمدی کا پستانہ معلوم ہو سکا۔“

”ہلاں میت چھ اڑی پھر بھی باقی رہیں گے؟“

”مم... مارک...“ خان نے ہو گیا۔“

”بس غلطی ہو گئی۔“ اس روشنی کا استعمال اگر مسلسلہ اور طویل ہو جائے تو اونی بیش کے لیے ذہنی قوازن ہی کھو گیا۔“

”ہے پھر طالب تھوڑی دری بعد اس کی تهدید کروں گا؟“

”اب مارک کے آئی بھارتی تلاش اور شدت سے

”خوشی کے اف لیلی اور بیان طبع تین ہمان ایکتے اپنے اساتھ جو سوچ کی انکیت سے درجہ دو کے داع کر پڑتے ہے اور لکھتے کہ جویں سوت کے اشاروں سے چاہتا ہے،“

”یہ میغی کے نامہ فرہاد علیٰ تھی معموری میں اساتھ جیاتی ہے کریلی۔“

”پولیس کے فرشتوں کو علم نہیں کشم فلپ کے ساتھ تھیں۔“

”کیا مطلب؟“

”میں نے، ہوائی جوہری تھی۔ محض اس لیے کچپ چاپ میری ایکیوں کو علی جامہ پہناتی رہو۔ اقل درجے کا...“

بدعاشر ہوں!“

”نہیں، تم بدعاشر نہیں، ہو۔ ہرگز نہیں!“

”دیکھونا... نہیں دھوکے میں رکھا!“

”میں اس کی ذرہ بیکار بھی پرانہیں کیونکہ نہیں بیجاں کی تلاش تھی!“

”شکری، اُن نہیں بھتتا تھا ربات اتنی جلدی تھا ری کچھ شش آجائے گی۔“ بہ حال تھیں صرف اسے ہر دفعہ تک اگر آپ نے اپنے بھائیوں میں سے پھرداں کی تھیں تو تھا کہ 100 صفات یہیں پر اپنے اسکل کے بیٹھنے۔“ مارک نے اس کے پیش ای جوہری تھیں آجاتا۔ اس کے بعد قلعی آزاد ہو گی کہ اُن اسے

”کتابت والا“

